سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

(سوموار 24، بدھ 26۔ اکتوبر، منگل یکم، جمعتہ المبارک 4، سوموار 14،
سوموار 21۔ نومبر، 5۔ دسمبر 2022)
(یوم الاثنین 25، یوم الاربعاء 27۔ ربیع الاوّل، یوم الثلاثہ 5، یوم الجمع 8، یوم الاثنین 18،
یوم الاثنین 25۔ ربیع الثانی، یوم الاثنین 10۔ جمادی الاوّل 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: بیالیسواں اجلاس

جلد 42 (حصہ اوّل): شمارہ جات: 1 تا 7

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بیالیسواں اجلاس

سوموار، 24۔ اکتوبر 2022

جلد 42 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2۔	ایجنڈا	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	9
5۔	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	10
6۔	چیئرمینوں کا پینل	11

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	خراج تحسین	
7۔	معزز ایوان کی جانب سے مایہ ناز صحافی جناب ارشد شریف کی شہادت پر اجلاس کی کارروائی مؤخر کر کے خراج تحسین کا پیش کیا جانا	12
	بدھ، 26۔ اکتوبر 2022	
	جلد 42 : شمارہ 2	
8۔	ایجنڈا	59
9۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	63
10۔	نعت رسول مقبول ﷺ	64
	حلف	
11۔	نو منتخب اراکین اسمبلی کا حلف	65
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
12۔	مسودہ قانون (ترمیم) خواتین کا تشدد سے تحفظ پنجاب 2022 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 12 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	68
	پوائنٹ آف آرڈر	
13۔	کوٹ ادو میں ڈکیتی کے دوران قتل ہونے والے تین چچازاد بھائیوں کے قاتلوں کو گرفتار کر کے سخت سزا دلوانے کا مطالبہ	68
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
14۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	87
15۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	98

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

16۔ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ---------- 143

سرکاری کارروائی

17۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ---------- 147

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

18۔ مسودہ قانون (ترمیم) خواتین کا تشدد سے تحفظ پنجاب 2022 ---------- 148

رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

19۔ ضلعی حکومت ننکانہ صاحب کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2017-18 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ---------- 150
20۔ محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کی سکیم "فنانشل اور ڈیجیٹل مراحل کے ذریعے کسان کی خود مختاری" کے حسابات پر کارکردگی رپورٹ برائے مالی سال 2016-18 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ---------- 151
21۔ پراونشل ٹیکس مینجمنٹ سسٹم، پنجاب ریونیو اتھارٹی پر آئی ایس آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2018-19 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ---------- 151
22۔ حکومت پنجاب کے اخراجات کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2020-21 (والیم اوّل اور دوم) کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ---------- 152
23۔ حکومت پنجاب کی ریونیو وصولی کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2020-21 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ---------- 152
24۔ میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ کے حسابات پر سپیشل رپورٹ برائے آڈٹ سال 2019-20 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ---------- 153

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

25۔ یونین کونسل۔ 147، رزاق کالونی لاہور کے حسابات پر سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2019-20 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ---------- 153

26۔ دانش سکول (بوائز اینڈ گرلز) ہرنولی، ضلع میانوالی پر کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2019-20 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ---------- 154

27۔ میونسپل کمیٹی جہلم کی جانب سے میونسپل سروسز کی فراہمی پر کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2019-20 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ---------- 154

28۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ---------- 155

قرارداد

29۔ ایوان کا سینئر صحافی ارشد شریف کو کینیا میں شہید کرنے پر شدید الفاظ میں اظہار مذمت اور جوڈیشل انکوائری کا مطالبہ ---------- 156

منگل، یکم نومبر 2022

جلد 42 : شمارہ 3

30۔ ایجنڈا ---------- 161

31۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ---------- 165

32۔ نعت رسول مقبول ﷺ ---------- 166

تعزیت

33۔ مرحومہ صدف نعیم اور ارشد شریف شہید کے لئے دعائے مغفرت ---------- 167

سوالات (محکمہ محنت و انسانی وسائل)

34۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (کوئی سوال پیش نہ ہوا) ---------- 167

35۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------- 173

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
36۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	211
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
37۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب انڈسٹریز (اسٹیبلشمنٹ انلارجمنٹ کنٹرول) 2022	213
38۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	213
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
39۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب انڈسٹریز (اسٹیبلشمنٹ انلارجمنٹ کنٹرول) 2022	214
40۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	216
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
41۔	مسودہ قانون احساس پروگرام پنجاب 2022 سے متعلق جناب گورنر کے پیغام کی روشنی میں زیر غور لایا جانا	218
42۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	220
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
43۔	مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021 سے متعلق جناب گورنر کے پیغام کی روشنی میں زیر غور لایا جانا	222
44۔	مسودہ قانون ملتان یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی 2022 سے متعلق جناب گورنر کے پیغام کی روشنی میں زیر غور لایا جانا	224
45۔	مسودہ قانون سہارا یونیورسٹی 2022 سے متعلق جناب گورنر کے پیغام کی روشنی میں زیر غور لایا جانا	226
46۔	مسودہ قانون اردو زبان 2022 سے متعلق جناب گورنر کے پیغام کی روشنی میں زیر غور لایا جانا	229

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

جمعۃ المبارک، 4۔ نومبر 2022

جلد 42 : شمارہ 4

47۔ ایجنڈا ----------- 235
48۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------- 237
49۔ نعت رسول مقبول ﷺ ----------- 238

تعزیت

50۔ وزیر آباد میں لانگ مارچ کے دوران حملے میں شہید کارکنان کے لئے دعائے مغفرت ----------- 239
51۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ----------- 239

قرارداد

52۔ معزز ایوان کا وزیر آباد میں حقیقی آزادی مارچ کے دوران پارٹی چیئرمین جناب عمران خان و دیگر راہنماؤں پر قاتلانہ حملے پر اظہار مذمت ----------- 240

رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)

53۔ تحاریک استحقاق بابت سال 21-2020 اور 2022 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------- 257

سوموار، 14۔ نومبر 2022

جلد 42 : شمارہ 5

54۔ ایجنڈا ----------- 295
55۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------- 297
56۔ نعت رسول مقبول ﷺ ----------- 298

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

تعزیت

57- سابق نگران وزیر اعظم میر بلخ شیر مزاری، وزیر سکول ایجوکیشن جناب مراد راس کی والدہ محترمہ اور استنبول میں بم دھماکہ میں شہید ہونے والوں کے لئے فاتحہ خوانی ----------- 299
58- قواعد کی معطلی کی تحریک ----------- 300

قرارداد

59- حقیقی آزادی مارچ کے دوران سابق وزیر اعظم جناب عمران خان پر قاتلانہ حملہ اور سینیٹر جناب اعظم خان سواتی کی غیر قانونی گرفتاری پر چیف جسٹس آف پاکستان سے جوڈیشل انکوائری کا مطالبہ ----------- 301
60- قواعد کی معطلی کی تحریک ----------- 306

قرارداد

61- جناب ارشد شریف سینئر اینکر پرسن کو کینیا میں شہید کرنے پر وفاقی حکومت اور چیف جسٹس آف پاکستان سے جوڈیشل کمیشن بنانے کا مطالبہ ----------- 308

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

62- مسودہ قانون (ترمیم) خواتین کا تشدد سے تحفظ پنجاب 2022 کا جناب گورنر کے پیغام کی روشنی میں زیر غور لایا جانا ----------- 310

سوموار، 21- نومبر 2022

جلد 42 : شمارہ 6

63- ایجنڈا ----------- 317
64- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------- 319

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
65۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	320
	تعزیت	
66۔	معزز ممبر رانا منان خان کی والدہ، معزز ممبر جناب عمران خالد بٹ کی والدہ اور سیہون شریف حادثے میں شہداء کے لئے دعائے مغفرت ------------	321
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
67۔	سمارٹ یونیورسٹی آف سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی بابت سال 2021 اور یونیورسٹی آف لیہ بابت سال 2022 کے بارے میں رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	321
	پوائنٹ آف آرڈر	
68۔	ضلع نارووال سے شکر گڑھ سڑک کو مکمل کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ آفس سے ورک آرڈر اور فنڈز ریلیز کرنے کا مطالبہ ------------	322
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
69۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	323
70۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	352
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
71۔	ضلعی حکومت شیخوپورہ، گوجرانوالہ، گجرات، حافظ آباد سیالکوٹ، نارووال، منڈی بہاؤالدین، سرگودھا، خوشاب، میانوالی، بھکر، چکوال، اٹک، قصور کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2017-18 کی رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ---	383
72۔	ضلعی حکومت راولپنڈی کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2017-18 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	384

نمبر شمار — مندرجات — صفحہ نمبر

73۔ چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی بہاولپور محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ حکومت پنجاب کی کارکردگی کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2017-18 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ---- 384
74۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ----------- 385

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

75۔ مسودہ قانون یونیورسٹی آف لیہ 2022 ----------- 386
76۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ----------- 388

مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)

77۔ مسودہ قانون پنجاب پبلک فنانشل مینجمنٹ 2022 ----------- 389
78۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ----------- 390

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

79۔ مسودہ قانون پنجاب پبلک فنانشل مینجمنٹ 2022 ----------- 391
80۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ----------- 394

قرارداد

81۔ معزز ایوان کا وفاقی و سندھ حکومت سے جناب حلیم عادل شیخ اپوزیشن لیڈر کے خلاف جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات واپس لینے کا مطالبہ ----------- 395

سوموار، 5۔ دسمبر 2022

جلد 42 : شمارہ 7

82۔ ایجنڈا ----------- 405
83۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------- 407

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

84۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------ 408

تعزیت

85۔ سابق سینیٹر محترمہ نجمہ حمید کے لئے دعائے مغفرت ------------ 409

رپورٹ (جو پیش ہوئی)

86۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2021 کے بارے میں
مجلس خصوصی نمبر 8 کی رپورٹ کا پیش کیا جانا ----------- 410

سوالات (محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

87۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 411
88۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 427

توجہ دلاؤ نوٹس

89۔ رائیونڈ میں دن دیہاڑے ڈکیتی کی واردات ------------ 454

تحاریک التوائے کار

90۔ نشتر ہسپتال ملتان میں ہسپتال کی چھت پر انسانی لاوارث لاشوں کا بے گور و کفن پایا جانا---- 456
91۔ پنجاب کے 30 ٹیچنگ ہسپتال تا حال ایم ایس سے محروم ہونے کی وجہ سے
سرکاری امور کا متاثر ہونا ------------ 457

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)

92۔ مسودہ قانون (ترمیم) ٹرسٹ پنجاب 2022 ------------ 458
93۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 458

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

94۔ مسودہ قانون (ترمیم) ٹرسٹ پنجاب 2022 ------------ 459

مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)

95۔ مسودہ قانون معذور افراد کی خود مختاری پنجاب 2022 ------------ 461
96۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 462

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

97۔ مسودہ قانون معذور افراد کی خود مختاری پنجاب 2022 ------------ 463

مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)

98۔ مسودہ قانون متحدہ علماء بورڈ پنجاب 2022 ------------ 465
99۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 465

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

100۔ مسودہ قانون متحدہ علماء بورڈ پنجاب 2022 ------------ 467
101۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 469

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

102۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2021 ------------ 470

رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)

103۔ ڈی او سپورٹس گوجرانوالہ اور سرگودھا کے حسابات پر سپیشل آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------ 473
104۔ ضلع نارووال کے سکولوں کے نان سیلری بجٹ کی فراہمی پر سپیشل سٹڈی آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------ 473

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

105۔ ضلع ہائے حافظ آباد اور جہلم ے کے غیر رسمی بنیادی تعلیم پنجاب کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا -------- 474

106۔ گوجرانوالہ، لاہور، راولپنڈی اور سرگودھا ریجن کی میونسپل کمیٹیوں کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا -------- 474

107۔ پنجاب (نارتھ) کے 19 اضلاع کی ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا --------- 475

108۔ پنجاب (نارتھ) کے 19 اضلاع کی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ---------- 475

109۔ قواعد کی معطلی کی تحریک --------- 476

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

110۔ مسودہ قانون (ترمیم) تنسیخ وزراء کی سیلری، الاؤنسز اور استحقاقات پنجاب 2022 کے بارے میں جناب گورنر کے پیغام کی روشنی میں زیر غور لایا جانا --------- 477

111۔ قواعد کی معطلی کی تحریک --------- 479

تحریک

112۔ مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ---------- 481

مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)

113۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ہائیر ایجوکیشن کمیشن 2022 ---------- 481

114۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ----------- 482

تحریک

115۔ مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ----------- 483

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)

116۔ مسودہ قانون (ترمیم) گرینڈ ایشین یونیورسٹی سیالکوٹ 2022 ---------- 484
117۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ----------- 484

تحریک

118۔ مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ----------- 486

مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)

119۔ مسودہ قانون (ترمیم) ہیلتھ سائنسز یونیورسٹی لاہور 2022 ---------- 486
120۔ انڈیکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(94)/2022/44. Dated: 23rd October, 2022. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan,1973 **I, Muhammad Sibtain Khan,** ***Speaker,*** Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 24th October 2022 at 4.00 pm** in the Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore, the
23rd October, 2022

MUHAMMAD SIBTAIN KHAN
SPEAKER "

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24۔ اکتوبر 2022

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ محنت و انسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ ایک وزیر ضلعی حکومت ننکانہ صاحب کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 2017-18 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ ایک وزیر محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کی سکیم ”فنانشل اور ڈیجیٹل مداخل کے ذریعے کسان کی خودمختاری“ کے حسابات پر کارکردگی آڈٹ رپورٹ، برائے مالی سال 2016-18 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ ایک وزیر پراونشل ٹیکس مینجمنٹ سسٹم، پنجاب ریونیو اتھارٹی پر آئی ایس آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 2018-19 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ ایک وزیر حکومت پنجاب کے اخراجات کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 2020-21 (والیم اول اور دوم) ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4

5۔ **ایک وزیر** حکومت پنجاب کی ریونیو وصولی کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 2020-21 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

6۔ **ایک وزیر** میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ کے حسابات پر سپیشل آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 2019-20 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

7۔ **ایک وزیر** یونین کونسل۔147، رزاق کالونی لاہور کے حسابات پر سپیشل آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 2019-20 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

8۔ **ایک وزیر** دانش سکول (بوائز اینڈ گرلز) ہرنولی، ضلع میانوالی پر کارکردگی آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 2019-20 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

9۔ **ایک وزیر** میونسپل کمیٹی جہلم کی جانب سے میونسپل سروسز کی فراہمی پر کارکردگی آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 2019-20 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) عام بحث

1۔ **سیاسی صورتحال پر عام بحث**

ایک رکن سیاسی صورتحال پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ **بڑھتی ہوئی مہنگائی پر عام بحث**

ایک رکن بڑھتی ہوئی مہنگائی پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر : جناب محمد سبطین خان

جناب ڈپٹی سپیکر : جناب واثق قیوم عباسی

وزیر اعلیٰ : جناب پرویز الٰہی

قائد حزب اختلاف : جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب ساجد احمد خان، ایم پی اے	پی پی۔67
3۔	میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا، ایم پی اے	پی پی۔191
4۔	محترمہ شازیہ عابد، ایم پی اے	ڈبلیو۔363

کابینہ

1۔ میاں محمد اسلم اقبال : سینئر وزیر/وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت وسرمایہ کاری، فنی ترقی

2۔ جناب محمد بشارت راجہ : وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور

3۔ ملک تیمور مسعود : وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، ثقافت

4۔ جناب یاسر ہمایوں : وزیر ہائر ایجوکیشن

6

5۔ جناب محمد منیب سلطان چیمہ : وزیر ٹرانسپورٹ
6۔ جناب عنصر مجید خان نیازی : وزیر محنت وانسانی وسائل
7۔ جناب غضنفر عباس : وزیر سماجی بہبود، بیت المال
8۔ جناب علی افضل ساہی : وزیر مواصلات وتعمیرات
9۔ جناب محمد لطیف نذر : وزیر کانکنی ومعدنیات
10۔ جناب خرم شہزاد : وزیر قانون
11۔ جناب مراد راس : وزیر سکولز ایجوکیشن
12۔ میاں محمود الرشید : وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
13۔ جناب ہاشم ڈوگر : وزیر آبپاشی
14۔ سردار محمد آصف نکئی : وزیر آبکاری، محصولات ونارکوٹیکس کنٹرول
15۔ سید حسین جہانیاں گردیزی : وزیر زراعت
16۔ سید عباس علی شاہ : وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
17۔ جناب محمد اختر : وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر
18۔ نوابزادہ منصور احمد خان : وزیر مال
19۔ جناب شہاب الدین خان : وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
20۔ جناب محمد محسن خان لغاری : وزیر خزانہ
21۔ سردار حسنین بہادر : وزیر توانائی وخوراک
22۔ محترمہ یاسمین راشد : سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ جناب اعجاز خان : لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
2۔ جناب عرفان اللہ خان نیازی : آبپاشی
3۔ خواجہ محمد داؤد سلیمانی : سماجی بہبود وبیت المال

8

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب عنایت اللہ لک

سپیشل سیکرٹری : سید علی عمران رضوی

9

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بیالیسواں اجلاس

سوموار، 24۔ اکتوبر 2022

(یوم الاثنین، 25۔ ربیع الاوّل 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 6 بج کر 26 منٹ پر
جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

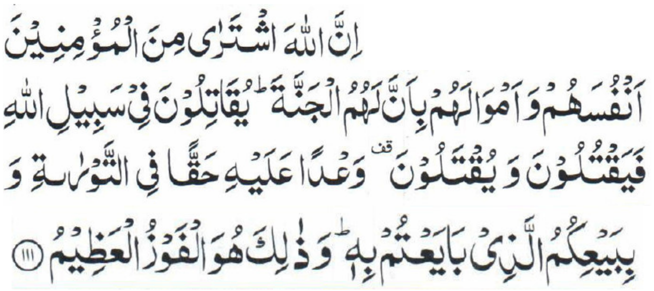

اِنَّ اللّٰهَ اشۡتَرٰى مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ
اَنۡفُسَهُمۡ وَاَمۡوَالَهُمۡ بِاَنَّ لَهُمُ الۡجَـنَّةَ‌ ؕ يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ
فَيَقۡتُلُوۡنَ وَيُقۡتَلُوۡنَ‌ ۚ وَعۡدًا عَلَيۡهِ حَقًّا فِى التَّوۡرٰٮةِ وَ
بِبَيۡعِكُمُ الَّذِىۡ بَايَعۡتُمۡ بِهٖ‌ ؕ وَذٰ لِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿١١١﴾

سورۃ توبہ (آیت نمبر 11)

بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کے مال اس قیمت پر خرید لئے ہیں (اور اس کے) عوض میں ان کے لئے جنت ہے، یہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں، یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اسے ضرور ہے اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے، تو جو سودا تم نے اُس سے کیا ہے اس سے خوش رہو اور یہی بڑی کامیابی ہے (11)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں اک بار صبح طیبہ کو
بلا سے پھر مری دنیا میں شام ہو جائے
تجلیات سے بھر لوں میں کاسئہ دل و جاں
کبھی جو اُن کی گلی میں قیام ہو جائے
حضور آپ جو سن لیں تو بات بن جائے
حضور آپ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب ساجد احمد خان، ایم پی اے	پی پی۔67
3۔	میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا، ایم پی اے	پی پی۔191
4۔	محترمہ شازیہ عابد، ایم پی اے	ڈبلیو۔363

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آڈر۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میں آپ کی بات سنتا ہوں صرف ایک منٹ دیں۔ پہلے راجہ صاحب بات کر لیں۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے راجہ صاحب کو بات کر لینے دیں۔ جی، راجہ صاحب!

خراج تحسین

معزز ایوان کی جانب سے مایہ ناز صحافی جناب ارشد شریف کی شہادت پر اجلاس کی کارروائی مؤخر کر کے خراج تحسین کا پیش کیا جانا

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہمارے ملک کی صحافتی تاریخ کا ایک سیاہ ترین دن ہے۔ اس ملک کے مایاناز صحافی جناب ارشد شریف شہادت پا چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مرحوم ایک صاحب رائے شخصیت تھے، ان کا ایک اپنا انداز تھا اور اپنی ایک رائے تھی جو میں سمجھتا ہوں کہ ہر لحاظ سے اس ملک کے وسیع تر مفاد میں ہوتی تھیں۔

جناب سپیکر! اس لئے میری تجویز ہے کہ آج کے اجلاس کی کارروائی کو مؤخر کیا جائے۔ میں گزارش کروں گا کہ government business کو بھی مؤخر کیا جائے اور جو بھی ہمارے بھائی اس پر اظہار خیال کرنا چاہیں ان کو موقع دیا جائے۔ آج ہم دعائے خیر اس لئے نہیں کر سکتے کیونکہ ابھی ان کی تدفین نہیں ہوئی۔ ہم انشاءاللہ تدفین کے بعد فاتحہ خوانی بھی کریں گے۔ میں آپ سے استدعا کرنا چاہتا تھا کہ آج کی کارروائی کو مؤخر کیا جائے اور جو بھی بھائی اس issue پر بات کرنا چاہتا ہے انہیں موقع دیا جائے اور میری تمام ممبران سے یہ بھی استدعا ہے کہ آج کے دن کے تقدس کا یہ تقاضا ہے کہ ہم موضوع سے نہ ہٹیں اور موضوع پر رہتے ہوئے اپنے جذبات اور خیالات کا اظہار کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب! آپ نے بالکل ٹھیک کہا کہ ہر پاکستانی کو اس بات کا دکھ ہے۔ ارشد شریف صاحب ایک بڑے اچھے اور سینئر صحافی تھے۔ مرحوم کے نظریات کے ساتھ اختلافات ہو سکتے ہیں اور اختلاف رائے بھی ہو سکتی ہے لیکن overall اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ جس طرح ان کے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا ہے اللہ ان کے دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچائے گا۔ میں بھی یہی کہوں گا کہ آج کے دن ہم اپنی باتوں کو چھوڑ کر ان کے ساتھ solidarity دکھائیں۔ ہمارے یہاں جو صحافی بیٹھے ہیں، vibrant میڈیا کا دور ہے۔ یہ لوگ ہمارے کان، آنکھیں اور ہاتھ بھی ہیں۔ ہمیں ان کے ساتھ اظہار یکجہتی کرنا چاہیئے۔ اس میں

گورنمنٹ یا اپوزیشن کے حضرات جو بھی اس معاملہ پر بات کرنا چاہتے ہیں وہ بات کریں۔ میں صرف اتنی درخواست کروں گا کہ اپنی بات کو brief کر کے کریں۔ تمام ممبران اپنا point of view ضرور دیں۔ یہ بات انشاءاللہ ہماری اسمبلی کی تاریخ میں اچھے الفاظ میں یاد رکھی جائے گی۔

میں ایک درخواست کروں گا کہ جو ممبران بات کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔ ایسا نہ ہو کہ چار چار پانچ پانچ ممبر کھڑے ہو جائیں۔ اس طرح confusion ہوتی ہے۔ دونوں اطراف سے ممبران اپنے نام بھجوا دیں تا کہ برابر بات ہو سکے۔ تمام ممبران مختصر بات کریں۔ اب پہلے رانا مشہود احمد خان صاحب بات کریں گے اور ان کے بعد سید صمصام بخاری صاحب بات کریں گے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس میں تو کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ اس پاکستان کے اندر اگر آج جمہوریت کسی بھی شکل میں زندہ ہے اور موجود ہے تو اس میں صحافیوں کی قربانیاں بھی شامل ہیں۔ اگر ان کی قربانیاں نہ ہوتیں، اگر وہ آواز نہ اٹھاتے تو آج پاکستان کو جو جمہوریت ملی ہے جو پاکستان میں پارلیمنٹ کا وجود ہے جو ادارے موجود ہیں اس کے اندر ایک بہت بڑا کردار صحافیوں کا بھی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ارشد شریف صاحب کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا ہے۔ اس وقت PDM کی وفاقی حکومت ہے اور جناب شہباز شریف وزیر اعظم ہیں انہوں نے فوری طور پر کینیا کی سفیر کو ان کی dead body کو وصول کرنے کے لئے وہاں پر بھیجا۔ اور ان کی family کے ساتھ رابطہ کرنے کے لئے ہماری وزیر اطلاعات محترمہ مریم اورنگزیب اس وقت ارشد شریف صاحب کے گھر پر موجود ہیں۔ وزیر اعظم جناب شہباز شریف صاحب نے کینیا کے صدر سے رابطہ کیا اور کہا کہ اس قتل کے محرکات فوری طور پر سامنے لائے جائیں اور جس کا بھی lapse ہے اس کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ حکومت کا فرض پورا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں ارشد شریف صاحب کے واقعہ کے ساتھ دو point raise کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ custodian of the House ہیں۔ ہمیں آپ سے سو اختلافات ہو سکتے ہیں۔ آپ جیسی شخصیت کے الیکشن کو متنازعہ کیا گیا۔ اگر متنازعہ نہ کیا جاتا تو پھر بھی الیکشن ہو ہی جانا تھا۔ میری آپ سے صرف دو درخواستیں ہیں کہ آپ بہت سیاسی سوجھ بوجھ والے انسان ہیں۔ میرے

آپ کے نظریات سے اختلافات ہو سکتے ہیں۔ میرے آپ کے ساتھ اختلافات سیاسی بنیاد پر ہو سکتے ہیں لیکن بحیثیت شخصیت آپ ایک بہترین انسان ہیں اور آپ نے اس Chair کی ایک legacy چھوڑ کر جانا ہے۔ میں چوتھی دفعہ اس اسمبلی میں بطور ممبر منتخب ہو کر آیا ہوں۔ میرے ساتھ سابق سپیکر رانا محمد اقبال بیٹھے ہیں۔ اسی اسمبلی کے اندر سیٹیاں بھی بجتی تھیں۔ اسی اسمبلی کے اندر لوٹے بھی اچھالے جاتے تھے لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: میں یہ کہتا ہوں کہ یہ باتیں کل تک pending کر لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں ایک بات کر کے اپنی بات ختم کر دوں گا۔ میری صرف ایک عرض سن لیں۔

جناب سپیکر! اگر یہی فیصلہ آپ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کو بلا کر کرتے جو اس ہاؤس کی روایت رہی ہے۔ یہ جو decide کیا جا رہا ہے اور جو on the floor of the House کر رہے ہیں۔ یہ آپ کے پاس بیٹھ کر بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں اگر ہو جاتا تو بہتر تھا۔ اگر اس طرح کرنا ہے تو dictate تو ساری زندگی ہم نے مشرف دور میں نہیں کرنے دیا۔ (قطع کلامیاں)

آپ کیا بات کرنے کی اجازت بھی نہیں دینا چاہتے۔

جناب سپیکر: Order in the House. جی، رانا صاحب!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ آپ نے اپنی ایک legacy چھوڑ کر جانا ہے۔ آپ کی legacy کو نیچے بیٹھے ہوئے لوگ dictate نہیں کر سکتے۔ آپ کو facilitate کرنے کے لئے اسمبلی کا سٹاف ہوتا ہے۔ یہ اپنی من مانیاں کرنے کے لئے نہیں ہوتا۔ آپ سپیکر بنے ہیں۔ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس ہونا چاہئے تھا۔ اگر اسمبلی میں کوئی ہنگامہ ہوا تھا تو ماضی کی روایات یہ تھیں کہ اپوزیشن اور حکومت کے ممبران بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں اس کو discuss کرتے تھے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس بھی ہو گا لیکن آج 42ویں اجلاس کا پہلا دن ہے۔ ارشد شریف ایک سینئر صحافی تھے ان کی وفات کی وجہ سے ہم نے آج سارے کام روک دیئے ہیں۔ ہم یہ چاہ رہے تھے اور ہاؤس یہ چاہ رہا تھا اور یقیناً آپ لوگ بھی یہی چاہ رہے ہوں

گے کہ آج ہم صرف اظہار تعزیت کریں۔ ہماری سیاست تو چلتی رہے گی، یہ کام کل یا پرسوں ہو جائیں گے۔ کہیں کوئی بھاگا نہیں جا رہا۔ آج مہربانی کریں اور اس کو confine کریں۔ آپ کی facilitation والی بات بھی ٹھیک ہے۔ آپ کا مؤقف آ گیا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آخری بات صرف اتنی ہے کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ آج ہمیں ایک اچھا gesture show کرنا ہے۔ میں اس لئے Chair سے کہوں گا کہ ایک اچھا gesture show کرے اور وہ 18 لوگ جنہیں 15 sittings کے لئے نکالا گیا ان کو آج اسمبلی میں واپس لایا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اس پر بھی بات کریں گے۔ Order in the House, Order in the House. جی، سید صمصام علی شاہ بخاری صاحب!

سید صمصام علی شاہ بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ راجہ صاحب نے آج سب سے پہلے یہ کہا تھا کہ آج اس واقعہ کے افسوس و رنج کے پیش نظر کوئی اور بات نہیں کرنی تو میں اپنے بھائی سے یہ امید کرتا تھا کہ آج کوئی اور بات نہ کریں اور صرف ارشد شریف کی بات کریں۔ اس کے علاوہ باقی ہمارے آپس کے معاملے ہیں وہ جو کہنا چاہیں ان کا حق ہے مگر آج یہ باتیں نہ ہوتیں تو بہتر تھا۔ میں بہر حال ان کی کسی بات کا جواب نہیں دوں گا۔ Arshad Sharif was a very dear and a close friend of me سب کا دل رنجیدہ ہو گا لیکن چونکہ میں نے اس کے ساتھ کام کیا ہے۔ میری 2003 یا 2004 میں ان سے ملاقات ہوئی پھر 2008 سے 2013 تک میں State Minister for Information تھا تو مجھے نہیں یاد کہ کوئی ایک ہفتہ بھی ایسا گزرا ہو کہ ارشد کے ساتھ متعدد بار ملاقات نہ ہوئی ہو۔ آج ان کے لئے tribute کرنے کا وقت ہے اور لمحہ فکریہ بھی ہے۔ اس آدمی کے لئے tribute اس لئے ہے کہ وہ ابھی 50 سال کا بھی نہیں ہوا تھا، اس نے ہمیشہ سچ کو مقدم رکھا، سچ بات کی اور دلیری کے ساتھ پاکستان کی تمام سرحدوں پر گیا۔ وہ دوسرے ملکوں میں بھی گیا اور وہاں جا کر اپنی جان کی پروا کئے بغیر اس نے بے لاگ جرنلزم کیا۔ آج جرنلزم کے بھی بہت سارے طریقے ہو گئے ہیں۔ اس نے وہی جرنلزم کیا جس کو وہ حق جانتا اور سچ سمجھتا تھا۔ اس کا کوئی boss نہیں تھا اور اس کو کوئی direction نہیں

دیتا تھا کہ یہ بات کرو اور یہ بات نہ کرو۔ وہ جو بات کرتا تھا اپنے دل سے کرتا تھا، اپنے دماغ سے کرتا تھا اور اپنے ادراک سے کرتا تھا۔ وہ جو مشاہدہ کرتا تھا جس کا شاہد وہ خود ہوتا تھا وہ اسی کی گواہی دیتا تھا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ سارے ایوان کو اسے tribute پیش کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں دل کی گہرائیوں سے اپنا افسوس ان کی والدہ محترمہ کو پیش کرتا ہوں، تمام صحافی برادری سے اور پاکستان کے تمام ان لوگوں سے جو آزادی صحافت اور آزادی اظہار رائے کی قدر و قیمت سمجھتے ہیں، تمام جمہوریت پسندوں سے اور تمام ان لوگوں سے جو چاہتے ہیں کہ سچ کو سچ کہا جائے اور جہاں بھی سچ کی نفی ہو رہی ہو اس کے آگے کھڑا ہوا جائے، یہی ہمارے مذہب کا حکم ہے، یہی اخلاق حکم دیتا ہے اور یہی قائداعظم کا فرمان بھی ہے کہ سچ کا ساتھ دو اور جھوٹ کے آگے کبھی نہ جھکو۔

جناب سپیکر! ارشد شریف کی خصوصیت یہ تھی کہ جب بھی ان سے بات ہوئی اور یہ ضروری نہیں تھا کہ وہ ہمارے خلاف نہیں بولتے تھے۔ میں اس زمانے میں پاکستان پیپلز پارٹی کا منسٹر تھا۔ مجھے یاد ہے کہ وہ ہم پر بھی اعتراض کرتے تھے۔ یہاں سندھو صاحب بیٹھے ہیں ان کو بھی میرے اور ان کے تعلقات کا علم ہے۔ میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ابھی سندھو صاحب کے بھائی شہید ہوئے اور مجھے اس پر بھی یاد ہے کہ ارشد شریف نے جس طرح اپنا مؤقف دیا تھا وہ آج جب ان کی باری آئے گی تو ان کا بھی حق بنتا ہے کہ تمام چیزوں کے ڈر اور خوف کو پرے کرتے ہوئے اس پر بات کریں۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ایک انسان کا قتل ہوا، ایک جمہوریت کا قتل ہوا، صحافت کا قتل ہوا اور اظہارِ آزادی رائے کا قتل ہوا لیکن قتل کہاں ہوا، دیارِ غیر میں۔ اُس کا خون کس کے ہاتھ میں تلاش کرنا ہے اس کی مجھے سمجھ نہیں آتی۔ میرا دِل اتنا رنجیدہ ہے کہ مجھے الفاظ نہیں ملتے۔ فیض نے جس طرح کہا تھا کہ:

وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں

کیا اس لئے پاکستان بنا تھا کہ ہم کندھوں پر لاشیں اٹھائیں اور کیا اس لئے پاکستان بنا تھا کہ جو لوگ اظہارِ آزادیٔ رائے پر یقین کرتے ہوں تو اُن کے ساتھ اس طرح کیا جائے؟ اُس کا ایک بھائی مادرِ

وطن کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہوا تو کیا اس خاندان نے ہی لاشیں اٹھانی ہیں ؟ کیا پاکستان کی، اس قوم کی اور اس ہاؤس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے ؟

(اذانِ عشاء)

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید صمصام علی شاہ بخاری: جناب سپیکر! یہ ایک ایسا نازک وقت ہے جس پر میں اپنے اپوزیشن کے دوستوں سے بھی یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمارے اور اِن کے نظریات مختلف ہو سکتے ہیں، ہماری سوچ مختلف ہو سکتی ہے، ہمارا طرزِ سیاست مختلف ہو سکتا ہے لیکن ایک چیز ہم میں مشترک ہے یا نہیں اور وہ ہے پاکستان، پاکستان کی اقدار، پاکستان کا لاء اینڈ آرڈر، پاکستان کا اظہارِ آزادی رائے اور پاکستان میں اقلیتوں کا تحفظ۔ اس کے علاوہ پاکستان میں تمام مسالک کے نظریات پر ایسی کوئی بات نہ کی جائے جس سے فساد پھیلے کیونکہ پاکستان کے امن میں ہم سب ذمہ دار ہیں؟ میرے بعد جو دوست بات کریں گے میں اُن سے بھی یہی گزارش کرنا چاہوں گا کہ آج کے دِن پوری دنیا کے اُن لوگوں کو آپ کی unity نظر آنی چاہئے جو پاکستان کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں جو پاکستان کے مفاد کو ٹھیس پہنچانا چاہتے ہیں جو ہمیں ٹولوں، طبقوں اور پارٹیوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ اقوامِ عالم میں یہ نہیں کہا جارہا ہو گا کہ ارشد شریف کے ساتھ یہ ہو گیا بلکہ وہاں یہ کہا جارہا ہو گا کہ وہاں پر ایک ایسے شخص کی آواز دبا دی گئی جو اظہارِ آزادئ رائے پر یقین رکھتا تھا بلکہ دیارِ غیر میں اس طرح کی موت آئی۔ آپ دیکھیں کہ جو بے گناہ آدمی مارا جاتا ہے وہ شہید ہوتا ہے اور شہادت کا بہت بڑا رُتبہ ہے۔ میں طوالت سے بات نہیں کرنا چاہ رہا کیونکہ میں موضوع سے ہٹنا نہیں چاہ رہا لیکن میں حکومتِ پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ ارشد شریف کی شہادت میں جو بھی محرکات ہیں وہ قوم کے سامنے لائے جائیں۔ پہلے ہاؤس میں لائے جائیں پھر قوم کے سامنے لائے جائیں۔ ان کے بیہمانہ قتل کا جو بھی ذمہ دار ہے اُس کو سامنے لایا جائے، پتا کیا جائے کہ قتل کرنے والا کون تھا اور قتل کرنے کے پیچھے سازش کس کی تھی؟ جس طرح کہانیاں آرہی ہیں اس طرح تو بڑا مشکل ہے کہ وہ آپ کو ہضم ہو سکے لیکن ہمیں چاہئے کہ تقسیم ہوئے بغیر پورا ہاؤس حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرے کہ خدارا جلد از جلد اُن کے جسدِ خاکی کو پاکستان لایا جائے تاکہ اُن کی والدہ دیکھ سکے۔ ارشد

شریف کی والدہ کے صبر کا ذکر ہر کوئی کر رہا ہے لیکن جس کرب سے وہ گزر رہی ہیں وہ خود ہی محسوس کر رہی ہیں دوسرا کوئی محسوس نہیں کر سکتا۔ وہ اس ملک کا بیٹا تھا اس لئے اعزاز کے ساتھ جسد خاکی لایا جائے اور اعزاز کے ساتھ ہی تدفین ہونی چاہئے۔ اُس کے افکار کسی کو اچھے لگتے تھے یا نہیں لیکن ہر کسی کو یہ ضرور کہنا چاہئے کہ وہ حق کہتا تھا اور سچ بولتا تھا۔

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ عرض کروں گا کہ اس طرح حق اور سچ کی صحافت کی آواز دبائی نہیں جا سکتی بلکہ کوئی کسی طرح بھی دبا نہیں سکے گا۔ میں الزامات والا ہوں اور نہ میں کسی کو الزام دوں گا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں as a nation اس واقعہ پر شرمسار ہونا چاہئے اور فکرمند بھی ہونا چاہئے کہ یہ واقعہ کیسے ہو گیا ہے۔ جب بھی پتا چلے گا کہ اس کے پیچھے کیا محرکات تھے تو ساری قوم کو اس کے خلاف اکٹھا ہونا چاہئے۔ جب اس طرح کے واقعات سے لوگ شہید ہوتے ہیں تو قومیں پنپتی ہیں، اُن کا لہو قوم کے گُلوں میں اُجاگر ہوتا ہے، لہو کا رنگ باغوں اور چمن میں نظر آتا ہے لہٰذا اس طرح آوازیں دبائی نہیں جا سکتیں۔ میں آخر پر ارشد شریف کے tribute کے لئے ایک شعر کہنا چاہوں گا اور جنہوں نے یہ کیا ہے اُن کے لئے بھی یہ شعر ہے:

یہ ضد ہے یادِ حریفانِ بادہ پیما کی
کہ شب کو چاند نہ نکلے، نہ دن کو اَبر آئے
صبا نے پھر درِ زنداں پہ آ کے دی دستک
سحر قریب ہے، دِل سے کہو نہ گھبرائے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! شکریہ۔ چودھری ظہیر الدین صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! One by one تقاریر ہونی چاہئیں۔

جناب سپیکر: اصل میں اِدھر سے نام 13/12 ہیں جبکہ آپ کی طرف سے صرف تین ہیں اس لئے دو تین اِدھر سے بولتے جائیں گے اور ایک آپ کی طرف سے بول لیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری ظہیرالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں موضوع پر محدود رہتے ہوئے گزارش کرنا چاہوں گا کہ it's not a fall of sparrow, it's fall of the eagle یہ ایک ایسے غم اور صدمے کا لمحہ ہے جس پر ہمیں بات کرنے کا موقع ملتا ہے۔ یہاں پر ہم سب اکثر تقاریر کرتے رہتے ہیں لیکن بہت کم ایسے مواقع ہوتے ہیں جن پر میرے جیسا آدمی بھی short of words ہو جاتا ہے اور ہمارے پاس الفاظ نہیں ہوتے۔ ارشد شریف ایک ایسا شخص تھا جس کے بارے میں ہر کوئی جانتا ہے کہ وہ سچ کا علمدار تھا۔ اُن کو ملک سے باہر جانا پڑا کیونکہ اُن کی اپنی choice تھی جس پر ہم بات نہیں کریں گے لیکن میں ایک گزارش ضرور کروں گا کہ وہ ایک دلیر شخص تھا۔ قریشی صاحب اور اسد عمر صاحب نے بھی یہ بات کی کہ جب ہم اُن کی والدہ سے ملے تو سمجھ آگئی کہ ان میں دلیری کہاں سے آئی تھی۔ ہم والدہ سے ملے تو اُن میں پیکر، صبر اور دلیری نظر آتی تھی۔ پہلے اُس خاتون کے سر کا تاج چلا گیا، پھر اُس کا ایک بیٹا وطن کی خاطر قربان ہو چکا ہے جس کی میت ارشد شریف نے خود receive کی تھی جسے ہم سب نے ٹی وی پر دیکھا۔ اسد عمر صاحب نے کہا کہ مجھے پہلے ارشد شریف کی دلیری کی سمجھ نہیں آتی تھی لیکن اس کی والدہ کو دیکھ کر سمجھ آگئی کہ اس کو اتنی جرات اور دلیری اپنی ماں کے دُودھ سے ملی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس دنیا سے سب نے چلے جانا ہے۔ میں اُس کا آخری انٹرویو ٹی وی پر دیکھ رہا تھا تو کسی نے اُس کو کہا کہ محتاط ہو جاؤ جس پر اُس نے کہا کہ مجھے جس جگہ موت آنی ہے یا جو رات میری قبر میں ہونی ہے اس سے مفر نہیں ہے اور یہی ہوا۔ یہ ہم سب کے لئے سبق ہے۔ ارشد شریف کی بیگم نے tweet کیا ہے کہ میں نے اپنا بہترین دوست، بہترین خاوند اور ملک کا بہترین صحافی کھو دیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ انہوں نے کتنے چُنے ہوئے الفاظ بیان کئے ہیں۔ ایسی شہادت کے بعد اس قوم کا کوئی بھی بے گناہ شہری جب شہید ہوتا ہے تو دِل روتا ہے اس لئے سب short of words ہو جاتے ہیں۔ جس طرح بخاری صاحب نے کہا اسی طرح میں بھی گزارش کروں گا کہ اعزاز کے ساتھ ارشد شریف کی تدفین کی جائے۔ فیض احمد فیض نے کہا تھا کہ:

یہ داغ داغ اُجالا، یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا، یہ وہ سحر تو نہیں

فیض نے یہ بھی کہا تھا کہ:

ہاں تلخی ایام ابھی اور بڑھے گی
ہاں اہل ستم مشق ستم کرتے رہیں گے

لیکن مشق ستم کرنے والے رُکنے والے ہیں اور نہ ہی اپنے سینے پیش کرنے والے رُکنے والے ہیں کیونکہ فتح اِن شاءاللہ تعالیٰ حق کی ہو گی۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہمارے چار بڑے pillars ہیں جن میں جوڈیشری، آرمی، ایگزیکٹو اور چوتھا pillar میڈیا ہے۔ ان چار pillars میں سے media کا جو حُسن تھا وہ ارشد شریف تھا۔ انہی باتوں کے ساتھ میں آپ سے اجازت چاہوں گا کہ اللہ تعالیٰ ارشد شریف کے درجات بلند کرے، ہمیں اور دوسرے media کے لوگوں کو بھی ارشد شریف کی طرح کا انداز اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جناب سپیکر: آمین جی، سید یاور عباس بخاری صاحب! آپ بات کر لیں۔

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اللّٰھُمّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ و آلِ مُحَمَّدٍ وعَجِّلْ فَرَجَھُمْ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آج اس ملک نے اپنا ایک خوبصورت بیٹا کھویا جس نے اس ملک کی عوام اور اس ملک کے اداروں کے حق کے لئے اپنی آواز اٹھائی تھی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ فرشتہ صفت انسان تھا ان سے بھی غلطیاں ہوئی ہوں گی۔ لیکن وہ ایک بہادر انسان تھا جس نے آواز بلند کرنے کی جرات تو پیدا کی اس کی آواز میں کم از کم عدل نظر آتا تھا، وہ عدل کی بات کرتا تھا۔ ارشد شریف کو ایک غیر غریب الوطنی کی حالت میں مارا گیا اور جو مارنے کا طریقہ تھا وہ بہت سے سوال پیدا کرتا ہے یہ سوال ہمارے اداروں کو اٹھانے چاہئیں اور ان سوالات کو چھوڑنا نہیں چاہئے کیونکہ لیاقت علی خاں سے لے کر ذوالفقار علی بھٹو اور پھر بے نظیر بھٹو تک ہم لوگ خاموش بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم کبھی ان کی تحقیق کی تفصیل میں ہی نہیں گئے اور اگر گئے بھی ہیں تو ہم نے اس کے اوپر پردہ ڈال دیا ہے۔ میرا خیال ہے اب بہت کچھ ہو چکا اور بہت وقت ہو چکا اب ہم لوگوں کو پردہ ڈالنا چھوڑنا چاہئے کیوں کہ جب تک ہم پردے ڈالتے رہیں گے تو دشمنوں کی افواہیں زیادہ زور پکڑیں گی اور یہ جو conspiracy theories ہوتی ہیں ان کو روکنے کے لئے اور عدل کے ہونے کے لئے میرے نانا رسول اللہ پاک ﷺ کا جو فرمان ہے کہ بدبخت ترین وہ انسان ہے جو عدل بیچے، یہاں پر

عدل ارشد شریف کے حقیقی قاتلوں تک پہنچانا ہے یا ان کو چھپانا ہے۔ یہ اب ہماری judiciary, establishment اور ہماری executive کا کام ہے۔ media ساتھ میں ان کی help کر سکتا ہے لیکن media کا کام تو بس حقیقت تک پہنچانا ہے کیونکہ جو photos ارشد شریف کے آئے ہوئے ہیں ان سے نہیں لگتا کہ کسی sniper کی firing ہے ان shorts سے تو ایسے لگتا ہے کہ بالکل close range کے اوپر سے fire ہوئے ہیں۔ وہاں کی پولیس پر دو سوالات اٹھتے ہیں ایک تو وہ کہتے ہیں کہ mistaken identity اور دوسرا کہتے ہیں کہ چوری کی گاڑی تھی۔ وہاں کی پولیس کی جو حرکتیں ہیں وہ ایسے نظر آ رہی ہیں کہ وہ ہماری پولیس سے بھی دو ہاتھ آگے ہیں۔ ہمیں اس کی تفصیل اور اس کی تہہ تک جانا ضروری ہے ورنہ ہم لوگ اس کا حق ادا نہیں کریں گے۔ پہلے تو ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ یہ صرف ایک ارشد شریف کی بات نہیں ہے ہمارے اور بھی ایسے بھائی ہیں جن کو یہ ملک چھوڑنا پڑا ان کو یہ ملک چھوڑنا کیوں پڑا؟ آزادی اسی کو کہتے ہیں کہ اگر ہم اپنی آواز بلند کریں گے تو ہمیں یہ ملک چھوڑنا پڑے گا ہم کوئی کسی کے زر خرید غلام تو نہیں ہیں کہ اگر ہم اپنی حق کی آواز بلند کریں گے تو ہمیں دبا دیا جائے۔ جو جو قوتیں یہ کر رہی ہیں ان سے میں کہوں گا کہ یہ ہمارے سر کٹ تو سکتے ہیں لیکن ہم ان کے آگے کبھی بھی سر نہیں جھکائیں گے۔ آج سلیم سیٹھی صاحب بڑے آرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ 1990 کی دہائی میں جو کچھ ان کے ساتھ ہوا اور اس کے بعد سے جیسے ان کا software change کیا گیا وہ آج تک ہمیں نظر آ رہا ہے۔ کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو جھک جاتے ہیں اور ناحق کی بیعت کر لیتے ہیں اور کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو حق کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اپنے سر کٹوا لیتے ہیں۔ ہم لوگوں کی ان کے ساتھ تعزیت کافی نہیں ہمیں ان کے لئے ایک قدم آگے جانا پڑے گا کیونکہ آج اگر حق کی آواز اٹھنے پر ارشد شریف کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے کل ہم میں سے بھی کسی کے ساتھ ہو سکتا ہے اور یہاں پر آخر میں کہنا چاہوں گا کہ اس مقدس ایوان کا جو تقدس ہے وہ ہم خود پامال کرتے ہیں چاہے ہم لوگ کریں یا اس طرف سے ہو یہ ایک جرم سمجھنا چاہئے کیونکہ ہمیں دنیا دیکھتی ہے، ہمارے بچے ہمیں دیکھتے ہیں، ہماری آنے والی نسلیں اور ہمارے آنے والے لیڈر ہمیں دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ یہ اب ہم پر ہے کہ ہم لوگوں نے دوسری جماعت کے بچوں کی طرح کی حرکتیں کرنی ہیں یا اپنی تقریروں کے ذریعے ہم نے اپنے بچوں کو بات کرنے کا طریقہ سکھانا ہے لیکن اور یہ بھی ضرور دیکھیں کہ اس ملک میں کسی بھی صحافی کے ساتھ، جج کے

ساتھ یا کسی کے ساتھ بھی کوئی بھی زیادتی اور ناحق کر رہا ہو تو ہم لوگوں کو اس ایوان سے آواز بلند کرنی چاہئے اور اگر ہم نہیں کریں گے تو ہم اپنا حق ادا نہیں کر رہے۔ تو یہ ہم سے سوال ہو گا کہ جب قوم پر مصیبت پڑی تو تم 371 لوگ جو elect ہو کر آئے تھے تم نے 12 کروڑ عوام کے لئے کیا کیا؟ ہمارا سب سے بڑا ہاؤس ہے پاکستان کا اور ہمارا کام ہے بڑے بھائی کی طرح ہم پورے ملک کا بھی خیال کریں لیکن اس سوال کو ضرور بار بار اٹھانا چاہئے کہ ارشد شریف کے ساتھ جو ہوا وہ کیوں ہوا؟ اس کو یہ ملک چھوڑ کر کیوں جانا پڑا اور یہ جو ظالمانہ طریق کار ہے چاہے کوئی بھی ادارہ یہ کر رہا ہے۔ ہم لوگوں کو یہ پردہ اٹھا کر بات کرنی پڑے گی۔ جو بھی یہ سب کر رہا ہے وہ ناحق کر رہا ہے۔ یہ کوئی مسلمانوں والا کام نہیں کر رہا ہے مذہبی مسیح، مذہبی ہندوؤں اور مذہبی سکھوں میں کسی بھی مذہب میں کسی کو قتل کرنے کی اجازات نہیں دی جاتی ہر مذہب میں پیار کا درس دیا جاتا ہے اگر ہم لوگ پاک نبی ﷺ کے فرمان پر نہیں چل سکتے تو پھر یہ جو ہم کلمہ پڑھتے ہیں وہ ہم پھر منافقت کرتے ہیں۔ جو لوگ ہمارے ملک کے ایسے بہادر سپوتوں کی جان لینا چاہتے ہیں۔ ان کو نہ میں مسلمان سمجھتا ہوں اور نہ ہی میں ان کو پاکستانی اور انسان کا بچہ سمجھتا ہوں یہ کام صرف ایک جانور ہی کر سکتا ہے اور اس ملک میں اگر جانوروں کی کوئی کڑی ہے تو ہمیں اس کڑی تک جانا چاہئے اور ان کو وہ سزا دینی چاہئے کہ آئندہ کسی کی جرات نہ ہو اس ملک کے بچوں کی طرف میلی آنکھ اٹھانے کی۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، چودھری محمد اقبال صاحب!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت ہی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دکھ کا اظہار کرتا ہوں کہ پاکستان کا ایک ایسا asset جو کہ بڑا نامور صحافی تھا وہ حق اور سچ کا علم بلند کرتا تھا وہ بہت مصیبتوں سے گزر کر اس مقام پر پہنچا اور اس شخص کو اس طرح سے بہیمانہ طریقے سے شہید کر دیا گیا یہ دنیا کے کسی انصاف کا تقاضا نہیں ہے اور نہ ہی دنیا کی کسی حکمرانی کا تقاضا ہے میں نہ صرف حکومت پاکستان سے اور ان لوگوں کو بھی جو پوری دنیا میں حکمرانی کر رہے ہیں اور خود کو انسانیت اور جمہوریت کا علمبردار کہتے ہیں ان کے بھی نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اگر دنیا کے اندر ایسے واقعات ہوں گے اور صحافت اور حق و سچ کا علمبردار بلند کرنے والے بندے کا اس طرح بہیمانہ طریقے سے قتل کر دیا جائے گا تو پھر اس دنیا کے اندر کون

محفوظ ہے یہ بڑا سوالیہ نشان ہے میری بہت ہی دردمندانہ appeal اپنی حکومت سے اور اقوام عالم کے ان تمام لیڈروں سے جو جمہوریت کا اپنے آپ کو علمبردار کہتے ہیں اس بات کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔ دوسری بات میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی بندہ جو صحیح بات کرے اس کی تعریف ضرور کرنی چاہئے جناب صمصام بخاری کے جتنے بھی مطالبات ہیں میں ان کی تائید کرتا ہوں وہ سارے کے سارے مطالبات پاکستان کے اندر پورے ہونے چاہئیں۔ تیسری بات میں یہ کرنا چاہوں گا کہ صحافت ایک بہت ہی مقدس پیشہ ہے اگر یہ لوگ دنیا کے اندر محفوظ نہیں تو باقی مکتب فکر سے جو لوگ تعلق رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں تو وہ کسی اور دنیا میں پھر رہے ہیں تو میں بڑے ہی درد کے ساتھ یہ بات کر رہا ہوں کہ اس بات کا پوری طرح سے نوٹس لیا جائے اور ظالم لوگوں کو جنہوں نے یہ ظلم کیا ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

جناب سپیکر: میجر محمد سرور صاحب!

جناب محمد غلام سرور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، آج ارشد شریف کی شہادت کا جان کر دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ آج ہمارا ایک ساتھی ہم سے علیٰحدہ ہو گیا۔ وہ آدمی علیٰحدہ ہوا جو ہمیشہ حق اور سچ کے ساتھ کھڑا رہا اور خاص طور پر مجھے زیادہ اس وجہ سے بھی اس بات کا افسوس ہے کہ وہ میرے ایک "پیٹی بھائی" کا بیٹا تھا۔ وہ ایک فوجی کا فرزند تھا جس کا پہلے ایک بھائی مادر وطن کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہوا اور اسی شخص نے اپنے والد اور بھائی کو ایک ہی دن دفنایا۔ اس دن اس نے پاکستان کا جھنڈا بلند کیا تھا لیکن آج وہ ہم میں نہیں رہا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس بات پر ضرور توجہ دینی چاہئے اور ہمیں ضرور سوچنا چاہئے کہ وہ اس ملک سے رات کے اندھیرے میں کیوں غائب ہوا اور اسے کیوں یہاں سے جانا پڑا؟ پھر وہاں بھی وہ کبھی اس ملک میں کبھی اُس ملک میں تو ہمیں اس پر ضرور سوچنا چاہئے اور اس پر غور کرنا چاہئے کہ اسے کیا خوف تھا اور بالآخر وہ انجانا خوف اس کی جان لے گیا۔

جناب سپیکر! اگر ہم ان چیزوں پر توجہ نہیں دیں گے تو آج ارشد شریف شہید ہوا ہے کل میری باری بھی آسکتی ہے اور ہم سب کی باری آسکتی ہے تو ہمیں اس پر دھیان دینا ہو گا۔ میں اپنے بھائیوں کی اس رائے سے بالکل متفق ہوں کہ ہمیں مرکزی حکومت اور وزیر خارجہ پر زور دینا چاہئے

کہ وہ کینیا میں اپنے سفیر سے رابطہ کریں اور ارشد شریف کی dead body کو جلد از یہاں لایا جائے تاکہ اسے پاکستان کی مٹی کے اندر دفنایا جائے۔ اس معاملے کی بڑی پیمانے پر تحقیقات کی جائیں اور خاص طور پر ان لوگوں سے ضرور باز پُرس ہونی چاہئے جن کی وجہ سے وہ اس ملک سے غائب ہوا اور دوسرے ملک میں جا کر اسے پناہ لینی پڑی۔

جناب سپیکر! میں ارشد شریف کی بہادر ماں کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا جس نے آج جب عمران خان صاحب سے ملاقات کی تو بڑے دکھ کے ساتھ کی تھی لیکن بلند حوصلے کے ساتھ یہ کہا کہ میرا بیٹا شہید ہوا ہے اور اگر عمران خان زندہ ہے تو انشاء اللہ العزیز وہ اس کا بدلہ لے گا۔ ہم سب اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم انشاء اللہ العزیز نہ صرف ارشد شریف کی شہادت کا بدلہ لیں گے بلکہ اس کی راہ پر چلتے ہوئے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جناب ظہیر عباس کھوکھر!

ملک ظہیر عباس: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي0 وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي0 وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي۔ يَفْقَهُوا قَوْلِي0

جناب سپیکر! میں چیزوں کو repeat نہیں کروں گا جو دوستوں نے اظہار کیا اور میں کوشش کروں گا کہ اس سے ذرا different طریقے سے اس المناک اور اس قومی نقصان کے بارے میں اظہار خیال کروں۔

جناب سپیکر! ارشد شریف سے میرا کوئی تعلق نہیں اور آج تک ان سے میری کبھی کوئی بات بھی نہیں ہوئی اور کبھی ان سے interaction بھی نہیں ہوا لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ آج پورے ملک میں ایک confusion کا دور دورہ ہے۔ ہر پاکستانی اس وقت پریشان حال ہے، وہ خود کو unprotected feel کر رہا ہے اور وہ اپنے آپ کو غیر محفوظ محسوس کر رہا ہے۔ آج پوری پاکستانی قوم اس پریشانی میں ہے اور اسے سمجھ نہیں آ رہی کہ ہوا کیا ہے؟ جب میں نے ارشد شریف (مرحوم) کی سوشل میڈیا پر تصویر دیکھی تو ان کے brain سے گولی نکل کر گزری، آپ یقین جانئے کہ مجھے ایسے لگا کہ اس کا سر پاکستان تھا اور اس کے سر کو چیر کر جو گولی نکلی ہے پاکستان کی ذہانت جو ہے اور پاکستان کی انٹیلی جنس جو ہے تو اسے قتل کیا گیا ہے۔ میرے پاس الفاظ

نہیں ہیں اور میں رونا چاہتا ہوں لیکن مجھے رونا نہیں آ رہا۔ پوری قوم رونا چاہتی ہے لیکن پوری قوم اس پریشانی میں ہے کہ ہم روئیں تو کس کے کندھے کے اوپر سر رکھ کے روئیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں سمجھ نہیں آ رہی اور ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ یہ قومی نقصان ہوا ہے اور میں نے شروع میں رب الشرح لی صدری آیت اس لئے پڑھی کہ اللہ مجھے وہ طاقت دے، مجھے وہ ہمت دے، میرا دل باہر آئے اور میں اپنی بات کر سکوں لیکن یہ اتنا بڑا المیہ ہے کہ ہمارے وطن عزیز کے founders کی رُوحیں اس وقت کانپ رہی ہوں گی کہ پاکستان اس لئے بنا تھا کہ ایک صحافی جو پاکستان کے case کو جو پاکستان کے issue کو اٹھاتا تھا اور investigation کرتا تھا، اس کا بہیمانہ قتل کیا گیا اور اسے بے وارث وہاں چھوڑ دیا گیا۔ کیا ہمارے ادارے اپنے شہریوں کی حفاظت نہیں کر سکتے؟ کیا ہمارا آئین گارنٹی نہیں کرتا کہ ہمارے ملک کے شہری کی حفاظت کی جائے؟ آپ امریکی پاسپورٹ دیکھیں جس میں لکھا ہوا ہے کہ ہمارا شہری جس بھی خطے میں جائے، جس بھی ملک میں جائے ہم United States of America ذمہ دار ہیں اور ہم اس state کو کہتے ہیں کہ یہ ہمارا شہری ہے لہٰذا اس کی حفاظت کی جائے اور اگر اس کا کوئی نقصان ہوتا ہے تو state اس کا بدلہ لے گی۔

جناب سپیکر! کیا ہم پاکستانی جو ہیں کیا ہم 3rd world country کے لوگ اسی طرح مرتے رہیں گے؟ کیا ہم اسی طرح شہادتیں دیتے رہیں گے اور کیا ہمارا کوئی والی وارث نہیں ہے؟ ہمارے بہت سارے معزز ممبران نے اپنی بات کرتے ہوئے اس واقعہ پر شدید غم کا اظہار کیا لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ اس ظلم کو اب ختم ہو جانا چاہئے۔ اب ان شہادتوں کا پتہ چلنا چاہئے کہ ان کے پیچھے کون ہے۔ مجھے کوئی پتہ نہیں اور مجھے اس چیز کی پروا نہیں ہے کہ کل جاتے ہوئے مجھے بھی گولی لگ سکتی ہے لیکن ہم اس کے لئے تیار ہیں اور ہمیں اب کوئی ڈر نہیں ہے۔ ہمارے شہدا نے ہمیں یہ lesson دیا ہے اور ان کی شہادت کو دیکھتے ہوئے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ lesson ہمارے لئے بھی ہے۔ ہم نے بھی حق کی بات کرنی ہے اور ہم نے بھی سچ کی بات کرنی ہے۔ ہمیں بھی اس ملک کی دھرتی ماں کے لئے جان کی قربانی دینی پڑی تو دیں گے لیکن حق گوئی کے خلاف کوئی compromise نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر! میں ایک شعر پڑھوں گا کہ:

قتل حسین اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

جناب سپیکر! جن ہستیوں اور لوگوں کو ہم مانتے ہیں ان سے ہم نے guide lines لینی ہیں۔ ہمارے دشمن جو مرضی کرلیں انشاء اللہ تعالیٰ ایسے ارشد شریف زندہ ہوتے رہیں گے۔ اگر ایک ارشد شریف کو قتل کروگے تو یہ دھرتی بے شمار ارشد شریف پیدا کرے گی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اپنے ہاؤس کے معزز ممبران سے اپیل کروں گا کہ پارلیمنٹ ایک ادارہ ہے جسے ہم نے اُوپر لے کر جانا ہے جس طرح چودھری اقبال صاحب نے بڑی اچھی بات کی جس کی میں تائید کرتا ہوں کہ اس ادارے کے ذریعے ہم اپنے بہت سارے issues کو حل کر سکتے ہیں لہذا کل کا ہونے والا واقعہ انتہائی پریشان کُن تھا اور اس طرح سے نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ مقدس ادارہ ہے اور ہم نے اسے مزید مقدس سے مقدس تر کرنا ہے۔ التجا ہے کہ ہم تمام معزز ممبران کو یہاں پر بولنا چاہئے کیونکہ ہم یہاں پر مینڈیٹ لے کر آئے ہیں تو ہم کسی issue پر بات کریں بجائے اس کے کہ غل غپاڑہ کریں اور اگر کوئی بات اچھی نہیں لگتی تو آپ ہم سے بات کریں اور ہمارے ساتھ discuss کریں۔ اگر ہماری طرف سے کوئی ایسی چیز آتی ہے تو point out کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: اب ملک عمر فاروق صاحب بات کریں گے اور ان کے بعد جناب خلیل طاہر سندھو صاحب کو موقع دیا جائے گا۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! میں نے دیوالی کے function میں شرکت کے لئے جانا ہے اس لئے مہربانی کر کے پہلے مجھے دو منٹ کے لئے بات کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ، آج دیوالی کا دن ہے تو میں اس معزز ایوان کی طرف سے اور پاکستانی عوام کی طرف سے "دیوالی" کی اور "بندی چھڑ دیوس" کی دنیا بھر میں بسنے والے ہندو بھائیوں اور سکھ بھائیوں کو مبارکباد دیتے ہوئے یہ پیغام دیتا ہوں کہ وطن عزیز پاکستان

کے اندر بسنے والی تمام اقلیتیں برابر ہیں اور یہاں پر اقلیتوں کو جس طریقے سے پاکستانی عوام، ریاست پاکستان اور آئین پاکستان عزت دیتا ہے اور برابری کا درس دیتا ہے تو ہم پاکستان کے اور پاکستانی عوام کے بھی مشکور ہیں ہم یہ محبت کا پیغام دنیا بھر کو دیتے ہیں کہ یہ دیوالی خوشیوں کا پیغام ہے اور خوشیوں کا تہوار ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اسی طرح سے پاکستان کے اندر خوشحالی آئے، چراغ روشن ہوں اور یہاں سے محبتوں کا پیغام دنیا بھر کو جائے۔

جناب سپیکر! آج کا دن ارشد شریف صاحب کے لئے ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ پاک ان کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ ہم اُن کے خاندان کے ساتھ اظہارِ تعزیت کرتے ہیں، آج جتنے صحافی برادرز بیٹھے ہیں ان کے ساتھ بھی اظہار تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ میاں ان کے درجات بلند کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں حکومت پاکستان کو مبارکباد تو نہیں دوں گا لیکن اُن کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ اُن کی ناگہانی وفات پر جس طریقے سے وزیراعظم پاکستان اور وزیر خارجہ آگے بڑھے ہیں وہ قابل تعریف ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اس دکھ کی گھڑی میں خدا ان کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ پاکستان زندہ باد۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ ملک عمر فاروق صاحب!

جناب عمر فاروق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ عِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَستَغفِرُاللہَ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالحَیُّ القَیُّومُ وَاَتُوبُ اِلَیہِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوم0 جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ آج صحافت کی تاریخ کا سیاہ ترین دن ہے، جب سے یہ خبر سنی ہے دل اور روح سکتے میں ہے۔ بطور ممبر مجھے بھی ڈر لگتا ہے کہ کیا یہاں ہم اتنے مجبور ہو گئے ہیں کہ کوئی ملک چھوڑ کر جا رہا ہے وہ کیوں چھوڑ کر جا رہا ہے؟ یہاں کبھی کسی کو پکڑ لیا جاتا ہے اور کبھی کسی کو۔ پچھلے دنوں خیبر پختونخوا کے ایک معزز ایم این اے پر دہشت گردی کا مقدمہ درج کر دیا گیا جبکہ وہ بالکل نہتا تھا۔ میں آج اسی موضوع پر رہوں گا۔ آج یہاں کون محفوظ ہے؟ ارشد شریف نڈر اور صحافت کے بہترین researcher تھے، شہیدوں کے وارث تھے اور آج خود بھی شہید ہو گئے۔ میں ان کو salute پیش کرتا ہوں، اُن کی والدہ اور بچوں سے اظہار تعزیت کرتا ہوں۔ میں یہ سوال کرتا ہوں کہ اُس کا لہو کس کے سر ہو گا، کہاں تلاش کریں گے؟

ہے جرم اگر وطن کی مٹی سے محبت
تو یہ جرم سدا میرے حسابوں میں رہے گا
دیکھ لو میں کیا کمال کر گیا ہوں
زندہ بھی ہوں اور انتقال کر گیا ہوں

ارشد شریف کو اللہ تعالیٰ جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ بہت سے معزز ممبران نے اس ہاؤس پر بہت سے سوال چھوڑے ہیں۔ میں اس ہاؤس میں نیا ممبر ہوں میرے اندر بھی بہت سی باتیں جنم لیتی ہیں۔ آخر اس ہاؤس نے کون سی قانون سازی کی ہے، یہاں کون محفوظ ہے؟ چاہے وہ وفاق کی اسمبلی ہو چاہے پنجاب کی اسمبلی ہو۔ بہت سے سوالات ہیں کیا سوال کرنا جرم ہے؟ اگر کوئی سوال کرتا ہے تو وہ ڈرتا ہے۔ کبھی اس کا twitter hack کر لیا جاتا ہے، کبھی اس کا سوشل میڈیا بند کر دیا جاتا ہے۔ جس طریقے سے وفاقی حکومت میں اقدامات کئے جا رہے ہیں میں کہتا ہوں پھر یہ بھی محفوظ نہیں رہیں گے کیونکہ یہ غلط روایات کو جنم دے رہے ہیں۔ صحافی برادری ہو، سیاستدان ہوں یا عام پاکستانی ہو ہر کوئی ڈرا ہوا ہے۔ یہ جو ارشد شریف کی شہادت کا معاملہ ہے اس سے لوگوں کے اندر لاوا پک رہا ہے۔ ہم ڈریں اُس دن سے جب یہ قوم آپ کا اور میرا گریبان پکڑ کر پوچھے گی کہ تم لوگوں نے ہمارے لئے کیا کیا ہے؟ ہم نے اپنے عام شہری کو چاہے وہ صحافت سے تعلق رکھتا ہو یا کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو کیا تحفظ دیا ہے؟ یہ بہت سے سوالات ہیں۔ جو طاقتور لوگ ہیں ان کو بھی سوچنا چاہئے کہ وہ کون سی روایات کو جنم دے رہے ہیں؟ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں وزیر پارلیمانی امور راجہ بشارت صاحب کے حکم کے مطابق اپنے آپ کو صرف ارشد شریف تک confined رکھوں گا۔ تھوڑا علم بہت خطرناک ہوتا ہے سمجھ نہیں آتی کہ کون سی بات کرنی ہے کون سی نہیں کرنی۔

یہ کس نے ہم سے لہو کا خراج پھر مانگا
ابھی تو سوئے تھے مقتل کو سرخرو کر کے

راجہ بشارت صاحب، چودھری ظہیر الدین صاحب اور صمصام بخاری صاحب نے بہت اچھی باتیں کی ہیں۔ شہباز بھٹی فیڈرل منسٹر ہمارے بھائی تھے ان کی بھی یاد آگئی ہے۔ جب ان کو شہید کیا گیا تو ارشد شریف بھی اسی گاؤں میں آیا اور اس نے وہاں پر speech کی۔ اس نے جو کچھ شہباز بھٹی کے لئے کہا میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جس سے میں ارشد شریف کا قرض اتار سکوں۔

جناب سپیکر! آج ایک آواز ختم ہوگئی، آج ارشد شریف شہید نہیں ہوا بلکہ صحافت شہید ہوگئی ہے، صحافت قتل ہوگئی ہے۔ یہاں بہت اچھے مطالبات کئے گئے ہیں کہ اس معاملہ کی تہہ تک پہنچا جائے ایسا نہ ہو کہ جس طرح لیاقت علی خان کو مارنے والے کو فوری طور پر مار دیا گیا تھا اس کیس میں بھی ایسا ہو جائے اور پھر ہم ارشد شریف کا خون لوگوں کے ہاتھوں پر تلاش کرتے رہیں۔ ارشد شریف ایک نڈر، بے باک اور ایک جرأت مند آدمی تھا۔ وہ صاحب علم تھا۔ جس طرح ابھی میجر صاحب فرما رہے تھے کہ وہ آرمی کے ایک خاندان سے تھا۔ ہمارے بھی بہت سارے لوگ فیصل چودھری گروپ کیپٹن، جنرل پیٹر، جنرل کریسی and right now there are so many people اگر پاکستان ہے تو ہم ہیں۔ میں جتنا مرضی اچھا وکیل بن جاؤں اگر ہندوستان میں ہوتا تو کوئی وکیل مجھے اپنا کلرک بھی نہ رکھتا۔ یہ عزت، یہ شان اور یہ سارا کچھ پاکستان کی وجہ سے ہے۔ ابھی باہر بات ہو رہی تھی وہاں میں، ندیم بارا اور رانا مشہود صاحب تھے۔ ہم صحافیوں سے اظہار یکجہتی کر رہے تھے میں نے ان سے کہا کہ اُس وقت تک محبت کی گہرائی کا احساس نہیں ہوتا جب تک بچھڑنے کا وقت نہیں آ جاتا۔ پوچھیں اُس ماں سے جو سال گنتی ہے کہ میرا بچہ ایک سال کا ہو گیا، دو سال کا ہو گیا، تین سال کا ہو گیا، دس سال کا ہو گیا۔ جس گھر سے پہلے ہی دو جنازے شہیدوں کے اٹھے ہوں اور پھر یہ اعزاز انہی کے حق میں آئے۔ میں اپنی صحافی برادری کو بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے پاکستان کی جو صحافی تاریخ ہے مجھ سے بہت بہتر محترم راجہ بشارت صاحب اور چودھری ظہیر الدین صاحب جانتے ہیں۔ نثار عثمانی سے لے کر پروفیسر وارث میر تک آخر میں پتا چلا کہ ان کو زہر دیا گیا۔ حامد میر، مطیع اللہ جان، ابصار عالم اور آج پھر ارشد شریف۔ ہم طبقات میں نہ بٹیں بس، بہت ہو گیا۔ آپ نے درست فرمایا تھا کہ آج یہ دن نہیں ہے۔ یہ ہماری آپس کی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں ان کو بعد میں کر لیں گے، آج واقعی سوگ کا دن ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے گھر والوں کو صبر ایوب عنایت فرمائے اور صبر جمیل عنایت فرمائے۔ گو کہ یہ بڑا مشکل ہے ہم صرف

محسوس کر سکتے ہیں لیکن راجہ بشارت صاحب! دکھ اور احساس جو اُس کی ماں، اُس کے بچوں اور اُس کی بیوی پر طاری ہے وہ ہم نہیں جان سکتے۔ آج واقعی پورے ملک میں ایک سوگ کا سماں ہے۔ یہ میں نے دوسری دفعہ دیکھا ہے۔

دستِ قاتل کو ندامت ہے کہ گردن نہ جھکی
وہ سرِ دار بھی تسلیم سے انکاری تھے
تجھے مرنا تھا تجھے موت آنی تھی
دکھ تو یہ ہے کہ تیرا قاتل تیرا درباری تھا

ہمیں قاتل ڈھونڈنا ہو گا۔ ہمارے صحافی بھائی جو پتا نہیں کن کن حالات میں جا کر صحافت کرتے ہیں اور واقعی جیسا کہ راجہ صاحب نے فرمایا کہ صحافت چوتھا pillar ہے۔ ہم سب کو آج مل کر پاکستان کی ترقی کے لئے، پاکستان کی بقا کے لئے اور ارشد شریف کے قاتلوں کو ڈھونڈنے تک چاہے کسی بھی جگہ تک جانا پڑے وہاں تک ہمیں اپنی joint investigation team کو بھیجنا چاہئے۔ جیسا کہ آج یہاں مطالبات کئے گئے اور صمصام بخاری صاحب بھی فرما رہے تھے تو آج وزیر اعظم پاکستان کی کینیا کے صدر سے بھی بات ہوئی ہے۔ اس پر ہمیں بالکل، میں اپنی بات کر رہا ہوں کہ بالکل I don’t want to indulge myself in this politics یہ سیاست نہیں ہے بلکہ ایک سانحہ ہوا ہے اور اِس سانحے کو دیکھ کر ٹھہر جانا چاہئے۔ وہ کہتے ہیں کہ:

حادثے سے بڑھ کر یہ سانحہ ہوا
لوگ ٹھہرے نہیں حادثہ دیکھ کر

آج ٹھہرنا پڑے گا اور قاتل ڈھونڈنا پڑے گا۔ جو کچھ بھی ہے، جس سطح پر بھی ہے، یہ مقدس ایوان میں اسے مقدس ایوان کہوں گا کیونکہ اس ایوان نے ہمیں عزت دی ہے اور سب کچھ دیا ہے۔ ہم سب کو ساتھ مل کر چلنا ہے، آج آیئے خدا کے لئے اپنے اپنے چھوٹے چھوٹے اختلافات، یہ اختلاف رائے اصل میں اتحاد رائے ہوتا ہے تو اس لئے وہ بعد میں باتیں کریں گے آج کوئی اور بات نہیں ہونی چاہئے چونکہ آپ کی روایات اور آپ کے religion کے مطابق جب تک جناب ارشد شریف کی نماز جنازہ نہیں ہوتی تو دعائے خیر نہیں کی جا سکتی لیکن اس کے باوجود ہم تمام

چرچوں میں اس کی دعا کروائیں گے اور اس کے خاندان کے لئے بھی دعا کروائیں گے یہ میرا اس ایوان سے وعدہ ہے۔ میں آج اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ جناب ارشد شریف سے میرا ذاتی طور پر تعلق تھا۔ اس واقعہ کے محرکات کو ڈھونڈنا پڑے گا ورنہ اس طرح سے ہوتا رہے گا۔ میں آخر میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ:

کون روک سکتا ہے خوشبوؤں کی راہوں کو خاردار تاروں سے
صبح چھپ نہیں سکتی ابر کے حساروں سے

جناب ارشد شریف کا جسم قتل ہوا ہے اس کے خواب، اس کی تحریریں اور اس کے خیالات ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: سردار حسنین بہادر!

وزیر توانائی و خوراک (سردار حسنین بہادر): اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے آج مجھے جناب ارشد شریف صاحب کی شہادت پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میرے دن کا آغاز اور میری زندگی کی routine ہے کہ میں سویرے اپنی والدہ سے آدھا گھنٹہ فون پر بات کر کے بسم اللہ کرتا ہوں۔ آج بھی اسی قسم کا ایک دن تھا۔ میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنی والدہ کو فون کیا کیونکہ وہ دیہات میں رہتی ہیں اور جب میں ان سے بات کر رہا تھا تو ساتھ میں اپنے فون پر جو messages آئے ہوئے تھے وہ بھی دیکھ رہا تھا۔ جب میں وہ messages پڑھ رہا تھا تو میں نے اپنی والدہ کو بتایا کہ جناب ارشد شریف شہید ہو گئے ہیں اور وہ اس دنیا میں نہیں رہے۔ انہوں نے مجھ سے دہرایا اور پوچھا کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے وہ اپنی text اور جو WhatsApp آئے ہوئے تھے اس کو re-confirm کیا کہ یہ درست ہے یا نہیں ہے۔ دو چار اور گروپس میں دیکھا اور پھر میں نے وہی جملے دہرائے تو اس پر میری والدہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگ پڑیں اور وہ فون بند ہو گیا۔ مجھ سے پہلے مجھ سے بہت بہتر مقررین سید صمصام علی شاہ بخاری، چودھری ظہیر الدین خان، ہمارے بڑے بھائی چودھری اقبال اور دیگر جتنے بھی ساتھی ہیں۔ میرے پاس ان جیسے اچھے الفاظ تو نہیں ہوں گے اور میں بات بھی بہت مختصر کروں گا۔

جناب سپیکر! پاکستان کی صحافت کے اندر ہر شعبے کی طرح deterioration تھی، سیاست دان آج وہ نہیں رہے جو آج سے کچھ سال پہلے تھے، صحافت میں وہ نام رہے جو کچھ سال پہلے تھے لیکن آج کچھ عرصے سے کچھ ایسی روایات اور کچھ ایسے لوگ تھے جن سے امید اٹھ رہی تھی کہ نہیں ابھی اس طریقے سے ادارے ختم نہیں ہوئے، ابھی اس طریقے سے صحافت ختم نہیں ہوئی۔ آج بھی لوگ اس قسم کے ہیں جو حق گوئی کرتے ہیں اور سچ بات کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں جناب خلیل طاہر سندھو سے اتفاق کرتا ہوں اور میری انتہائی ہمدردی جناب شہباز بھٹی صاحب سے بھی ہے جو ایک وزیر تھے جو کسی وجہ سے قتل ہوئے۔ جناب ارشد شریف صاحب وہاں تشریف لے کر گئے ان کا یہ ایک اچھا اقدام تھا۔ جناب شہباز بھٹی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے سنبھال لیا اور جناب ارشد شریف صاحب ان کی ہمدردی پر چلے گئے لیکن آج میرے اور اس ایوان میں بیٹھے ہوئے بچوں کے مستقبل میں حق گوئی کی بات کرنے والی ایک امید کا قتل ہوا تو آپ سمجھیں کہ اس دنیا سے ہر ایک نے کسی نہ کسی دن چلے جانا ہے۔ میں آپ سے ایک اور گزارش کرتا ہوں کہ میں زمیندار ہوں اور ہمارا ایک چینی کی فیکٹری میں بہت تھوڑا سا حصہ ہے۔ مجھے جس بندے نے پالا ہے اس کا نام اللہ بچایا ہے وہ آج بھی حیات ہے۔ پتا چلا کہ اللہ بچایا کا بیٹا مر گیا ہے تو میں جنازے پر گیا وہ ہمارے گاؤں میں ہی رہتے ہیں۔ ان کا ایک کمرے کا گھر ہے میں ادھر گیا تب dead body آئی ہوئی تھی میں نے پوچھا کہ کیسے مرا ہے تو انہوں نے بتایا کہ یہ کسی اور شوگر مل میں جو چار سو کلو میٹر دور ہے وہاں وہ اُدھر چوکیداری کرتا تھا۔ اس کا road accident ہوا اور وہ مر گیا۔ یہ dead body پڑی تھی اور سامنے ایک بہت بڑی فیکٹری کی چیمنیاں نظر آ رہی تھیں تو وہ مجھے کوس رہی تھیں اور وہ مجھ سے سوال کر رہی تھیں کہ کیا یہ بچہ اپنے اس گھر کی فیکٹری میں ملازمت نہیں کر سکتا تھا؟ کیونکہ مرنا تو اس بچے نے تھا ہی تو وہی سوال آج میرے ذہن کے اندر اٹھ رہا ہے۔ میرے اپنے سگے بھائی بہن کئی دفعہ فارم لے کر پھر رہے ہوتے ہیں کہ ملک سے باہر جانا ہے تو میں ان کو سختی سے روکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس ملک میں اتنی نعمتیں دی ہوئی ہیں تو تمہیں کیا تکلیف ہے اور کیا اعتراض ہے کہ تم کسی دوسرے ملک میں جا کر B یا C یا D گریڈ citizen بننا چاہتے ہو؟

جناب والا! کسی کے لئے ملک سے باہر شفٹ ہونا بالکل آسان نہیں ہوتا چاہے اس کے پاس جتنا مرضی سرمایہ ہو، اکثر وسائل کی کمی ہوتی ہے اگر کسی کے پاس بہت سارے وسائل ہوں

بھی تو اس کے پاس اس کلچر میں adjust ہونے کی کمی ہوتی ہے تو آج میں ایک صوبے کے دو محکموں کا وزیر ہوتے ہوئے جس کے پانچ کزن اسی ایوان کے ممبر ہیں جس کے ابا اس اسمبلی کے سابق ممبر ہیں۔ آج جس وقت میں اساتذہ کو ننگا ہو کر زدو کوب ہوتا دیکھتا ہوں، جس وقت میں سینیٹرز کو ننگا ہو کر زدو کوب ہوتا دیکھتا ہوں جن کی عمریں 80 سال یا اس سے بھی زیادہ ہے، جس وقت میں یہ دیکھتا ہوں کہ بہت کم وسائل والے بندے کو مجبور کیا جارہا ہے وہ ملک سے در بدر ہو اس کے پاس وسائل نہیں ہیں۔ وہ کیسے settle ہوتا ہے؟ پیچھے اس کے بچوں کی روٹی کون چلاتا ہے؟ تو میرے ذہن میں کئی دفعہ وہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا میرے بھائی بہن جو فیصلہ کر رہے ہیں وہ درست ہے یا میری سوچ درست ہے۔ میں اپنی بات کو مکمل کرتا ہوں اور میرے بہت سے ساتھیوں نے بات کی میری جناب ارشد شریف صاحب کی والدہ محترمہ کے ساتھ، ان کی بیگم صاحبہ، ان کی اولاد اور ان کے تمام فیملی ممبرز کے ساتھ انتہائی ہمدردی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو حوصلہ دے اور وہ اس اپنی بہت بڑی تکلیف کو برداشت کر سکیں۔

تم شب کی سیاہی میں مجھے قتل کرو گے
میں صبح کے اخبار کی سرخی میں ملوں گا

بہت بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: محترمہ مسرت جمشید چیمہ!

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں ہمیشہ پارٹی کی طرف سے میڈیا میں بات کرتی ہوں اور میں کسی نہ کسی event میں جاتی ہوں تو میں اپنے انتہائی قابل احترام بھائی سردار حسنین بہادر صاحب سے agree کروں گی کہ 22 کروڑ عوام کا یہ جو ملک ہے اس کی آج صبح کا آغاز ہر گھر میں ماتم سے ہوا۔ آج ہم مائیں جن کے بچے ہیں، ہم سیاست میں بھی ہیں اور ہم بات بھی کرتے ہیں۔ ہماری ڈیوٹی بھی ہوتی ہے، کبھی سخت بات کرنا اور کبھی اپنا مؤقف سامنے رکھنا تو شہید ارشد شریف کی اس ناگہانی موت نے آج پہلی دفعہ مجھے جھنجھوڑا، میرے ذہن میں یہ سوال آیا ورنہ ہماری تو جنگ ہی یہ ہے کہ ہم نے اس ملک میں دفن ہونا ہے اور ہم نے اس ملک میں رہنا ہے تو مجھے فوراً خیال آیا اور میں نے اپنے میاں سے بات کی کہ ہمیں بھی اب سوچنا چاہئے کہ ہم بچوں کے لئے یہاں رہیں

لیکن ہم بچوں کے لئے دوسرا آپشن بھی سوچیں۔ آج ہر ماں کا دل دکھی ہے اس ملک کا ہر شہری جو چھ فٹ کا جواں ہے، وہ بزرگ ہے یا وہ بچہ ہے ہم سب ماتم زدہ ہیں آخر کیوں؟ آخر ہمیں جو رونا پڑ گیا ہے اور ہمارے ملک سے یہ رونا نکل نہیں رہا اس کی وجہ کیا ہے؟ ہم سارے یہ بھیڑ بکریاں یہ وجہ تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں ہم سوال کرتے بالکل صحیح، کبھی چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال اور کبھی عصمت دری، کبھی ہمارے بزرگوں اور ہمارے بھائیوں کی توہین کی جاتی ہے اور انسانیت کی تذلیل کی جاتی ہے۔ آج تک سوال کا جواب نہیں ملا۔ یہ کہانی تو رک نہیں رہی ہے یہ تو آگے بڑھتی جا رہی ہے کہ جناب ارشد شریف نے یہ ملک کیوں چھوڑا؟ یہ سوالیہ نشان آج ہم سب لوگوں کا کلیجہ نوچ رہا ہے اور آج ہمارا دل لہو لہو ہے۔ آج ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم وہ الفاظ کہاں سے لے کر آئیں جس میں ہم اس ماں کے ساتھ تعزیت کریں جس کا جوان بیٹا اس ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوا۔ وہ پانچ یتیم بچوں کا کیا قصور تھا، وہ بیوہ جو جوانی میں بیوہ ہو گئی اُس کی غلطی کیا تھی، آج ہم اپنے صحافی بھائیوں کو کیا دلاسہ دیں، ہم اُن سے کیا بات کریں کہ دوبارہ کوئی ارشد شریف نہیں بنے گا؟ ہم جتنی بھی تعزیت کر لیں، ہم آج جتنے بھی آپشن discuss کریں تو میری آج اس ایوان سے اپیل ہے کہ ہم ایک ایسی قرارداد لے کر آئیں جس میں ہم کم از کم اعلیٰ عدلیہ سے اپیل کریں کہ اس کے اوپر کوئی Judicial Commission یا اس level کی کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی یا investigation نہیں ہو سکتی کہ ہم مزید ارشد شریف، ہم مزید اپنے بچے شہید ہونے سے بچائیں؟ پہلے جب بھی اس ملک کی دھرتی لوگوں پر تنگ کی جاتی تھی تو جو صاحب حیثیت لوگ ہیں وہ یہ سوچتے تھے کہ ٹھیک ہے ایک پوائنٹ پر آ کر ملک کو چھوڑا جا سکتا ہے ارشد شریف کی شہادت نے ہمیں یہ بتا دیا ہے کہ ملک چھوڑنا بھی اب ہماری option نہیں رہی۔ اس ملک کا وہ کون سا Sicilian Mafia ہے جس نے ہمارے اوپر زندگی پوری کائنات میں تنگ کر دی ہے، ہم یہ سوال پوچھنا مت چھوڑیں، اب یہ سوال کی گونج جب 22 کروڑ عوام مل کر کریں گے تو شاید جو یہ سوچتے ہیں اُن کو اِس چیز کا احساس ہو کہ قوم کی بس ہو چکی ہے، اب ہم چھپ کر ڈرنے والے نہیں ہیں ایک حد کے بعد جب ظلم بڑھتا ہے اب مجھے سمجھ نہیں آتی کہ 22 کروڑ عوام یہ ارشد شریف کی شہادت کا بوجھ کیسے سہہ پائے گی کیوں کہ وہ محب وطن پاکستانی جس نے ہمیشہ اس ملک کے آئین اور قانون کی پاسداری کی ہو، جس نے ہمیشہ اس ملک کی سالمیت کی بات کی ہو، جس نے ریاست پاکستان کی کبھی

آئین شکنی نہ کی ہو آخر میں صرف اتنا کہوں گی کی ارشد شریف کا ایک ہی قصور تھا کہ وہ investigation بڑی زبردست کرتا تھا، جب وہ بات کرتا تھا تو ثبوت پہلے آگے رکھتا تھا۔

جناب سپیکر! وہ کون تھا جو ڈر گیا تھا کہ اگر ارشد شریف نے ثبوتوں کے ساتھ بات کر دی تو شاید میری گیم گول نہ ہو جائے یا وہ کون سی کرپشن کی سٹوری تھی جس کو ہمارے لوگوں کے سامنے آکر وہ اُس کا پردہ فاش کرنے لگا تھا کہ اُس کو موت کی نیند سُلا دیا گیا؟ کیوں کہ ارشد شریف کی ہر کہی ہوئی بات کو قوم اس لئے یقین کرتی تھی کہ پاکستان نے صحافت کے اندر ایک ایسا ہیرا کھو دیا ہے جو investigation میں میرے خیال میں پوری دنیا میں ایک مثال رکھتا تھا، جس نے محنت کر کے یہاں تک نہ صرف اپنا نام کمایا، ایک credibility اور ایک اعتماد کمایا جو کہ آج 22 کروڑ گھروں کے اندر صف ماتم بچھی ہوئی ہے پورا ایوان بھی اُن کی والدہ کو خراج تحسین پیش کرے اور ایک ایسی resolution لے آئیں جس پر ہم مطالبہ کریں کہ مزید اس طرح کے کسی صحافی بھائی کے ساتھ اور کسی پاکستانی شہری کے ساتھ یہ سلوک نہ ہو، بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اب سیموئیل یعقوب صاحب بات کریں گے اس کے بعد محترمہ سعدیہ سہیل رانا بات کریں گی۔ جی سیموئیل یعقوب صاحب!

جناب سیموئیل یعقوب: شروع کرتا ہوں اُس نام سے جو ہم سب کا خالق و مالک ہے۔ جناب سپیکر! آج میں اُس ببر شیر کی بات کر رہا ہوں جو نڈر اور پاکستان میں صحافت کی شان اور پہچان تھا افسوس کہ آج دِکھاوا کرنے والے یہ نہیں جانتے کہ پاکستان کی عوام بخوبی جانتی ہے کہ جو آج کفن میں لپٹنے کے لئے تیار ہے وہ تو اپنی زندگی کی تلاش میں دُنیا میں دربدر پھر رہا تھا اُنہیں شاید معلوم نہیں کہ پاکستانی عوام کو ایک ایک بات کا پتا ہے مجھے دُکھ اس بات کا ہے کہ میرا بھائی ارشد شریف زندگی ڈھونڈنے گیا تھا اور موت کو گلے لگا کر آ گیا وہ اپنے ملک میں موت کو دیکھتے ہوئے باہر کے ممالک میں اپنی زندگی کے لئے گیا تھا اور دُشمنوں نے اُسے وہاں بھی نہیں چھوڑا۔ میں اُن کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حق اور سچ کی آواز کبھی دب نہیں سکتی میرے ملک کو شہیدوں کا ملک کہا جاتا ہے کیوں کہ ہم نے پاکستان بنایا تھا تو اپنی شہادتیں دے کر بنایا تھا جب پاکستان دوبارہ ترقی یافتہ ہو گا، خوشحال ہو گا تو ہمیں اپنی جانوں کی پروا نہیں ہے میں یہی اُن اداروں کو اور اُن سوچوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ:

نثار میں تری گلیوں کے اے وطن کہ جہاں
چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے

ارشد شریف آپ کی دلیری، آپ کی صحافت ہمیں یاد رہے گی آپ تو منوں مٹی کے نیچے چلے جائیں گے لیکن صحافی بھائیوں کے لئے ایک نمونہ ہوں گے کہ دلیری یہ ہے کیوں کہ زندگی تو آنی جانی ہے لیکن حق اور سچ کو کہنا ضروری ہے اپنے ملک کے لئے، اپنے وطن کے لئے آج میں as a minority member ارشد شریف کی والدہ سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے اُن کی wife سے، اُن کے بچوں سے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے بیوی بچوں کو صبر عطا فرمائے اور ارشد شریف کی مغفرت فرمائے، میرے پاکستان کو ہر آفت سے محفوظ رکھے، بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج کا دن بڑا اُداس تھا اور ایسے ہی لگ رہا تھا جیسے ہمارے سب کے گھروں میں صف ماتم بچھی ہوئی ہے آج میں بطور ممبر تو بات کروں گی کہ اجلاس ہے ریکارڈ بھی جائے گا لیکن آج میں ماں بن کر سوچ رہی تھی، وہ ماں جو ارشد شریف جیسے نوجوانوں کی ماں ہوتی ہے جو ایسے بہادر بچے جنتی ہیں اُن کی پرورش کر دیتی ہے کہ اپنی جوانی، اپنا آرام، اپنا سکون اپنے بچوں پر وار کے اس ملک کو تحفہ دیتی ہے، اس معاشرے میں اثاثے کی صورت میں دیتی ہے، پھر مجھے اس معاشرے کی بے حسی اور بے دردی کا خیال آیا کہ کس طریقے سے اس ماں کے دودھ اور خون سے سجا سجایا خوبصورت بچہ کبھی پرچم میں لپٹ کر آجاتا ہے وطن کے نام پر قربانی اور کبھی ارشد شریف کی طرح سچ بولنے کی سزا پاتا ہے، ہم اپنے بچوں کو بچپن میں کیوں سکھاتے ہیں کہ بیٹا سچ بولنا سچ کا دامن نہ چھوڑنا، حق کے لئے لڑنا، سچ کے لئے لڑنا۔ اب تو ہمیں بچوں کو یہ بھی بتانا پڑے گا بیٹا جب حق اور سچ کے لئے بولو تو یاد رکھنا تمہاری لاشیں ایسے ہی جگہ جگہ سے ملیں گی اور گولی کے لئے تیار رہنا، ایک چاقو کے لئے بھی تیار رہنا، ملک بدری کے لئے بھی تیار رہنا، اپنے بچوں کو یتیم کرنے کے لئے بھی تیار رہنا اپنی جوان بیویوں کو بیوہ کرنے کے لئے بھی تیار رہنا، یہ سچ اور حق بولنے کی سزا ہے یہ تو زمانہ جاہلیت میں ایسے نہیں ہوتا تھا؟ کیا یہ ملک جو ہم نے کلمہ پڑھ کر کلمہ کے نام پر بنایا تھا، ہم نے یہ ملک کن کو دے دیا، کس کو بیچ دیا کہ آج اتنی بڑی

سزا ملی، آج معاشرے میں ہم کیا پیغام دے رہے ہیں؟ یہاں تو کچھ لوگ خدا بن گئے ہیں اور باقیوں کی جان کی قیمت کیڑے مکوڑے سے بھی بدتر ہے یہ کون سا نظام ہے، یہ کون سا دستور ہے، یہ کون سا آئین ہے؟ دل پھٹا جاتا ہے اُس ماں کا تصور کر کے جس نے اپنے بیٹے کو مُلک کی سرحد پر قربان کیا اور خاوند بھی گیا کہ اس ملک کی فورسز کو دیا کہ جاؤ اس ملک کی حفاظت کرو یہ ملک ہمارے بڑوں نے قربانیاں دے کر بنایا تھا آج ہمارے ملک میں کچھ ایسے عناصر موجود ہیں اب خدارا اس قتل کا الزام امریکہ، اسرائیل اور بھارت پر نہ ڈالئے گا۔ یہ الزام لگانا چھوڑ دیں اور جو ہم نے اپنے پیالے میں گندے مگرمچھ اور لوگ بٹھائے ہوئے ہیں ان کی نشاندہی کرنا بہت ضروری ہے آج اگر میں سچ بولوں گی تو اٹھائی جاؤں گی اور برہنہ کر کے مارا جائے گا جو کہ ہو بھی رہا ہے تو یہ کون سا نظام ہے یہ تو جنگل کا بھی نظام نہیں ہے؟ میں اسے جنگل کا نظام بھی نہیں کہہ سکتی کیونکہ جانور کو جب تک بھوک نہ لگے وہ شکار ہی نہیں کرتا بغیر وجہ کے وہ بھی کسی کو نہیں مارتا لیکن اپنا پیٹ بھرنے کے لئے نظام قدرت کے تحت چلتا ہے یہاں تو جنگل کا نظام بھی نہیں چل رہا بتایا جا رہا ہے کہ ان کو جانوروں کی طرح مارا گیا ہے لیکن یہ جانوروں پر بھی الزام ہے کیونکہ جانور بے درد نہیں ہوتے یہ شیطان بیٹھے ہیں یہ شیاطین کا ٹولہ ہے جو حق اور سچ بولنے والے کو نقب لگاتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ سمجھتے ہیں کہ ایک ارشد شریف کو شہید کر کے اس کی آواز کو دبا دیا ہے تو یہ بے وقوف ہیں ایک ارشد شریف کو مار کر انہوں نے ہر گھر میں ارشد شریف پیدا کر دیا ہے۔ یہ ڈرتے ہیں کہ مائیں اپنے جوان سپوتوں کو قربان کرنے سے گھبراتی ہیں تو یہ سن لیں کہ ہمارے اگر 100 بچے بھی ہوں تو ان کو بھی ہم اس ملک کی خاطر قربان کر دیں گے ہم ڈرنے والے نہیں ہیں، یہاں پر سب discuss ہوا ہے لیکن ایک چیز discuss نہیں ہوئی کہ جب تحقیقات ہوں گی تو انصاف بھی ملے گا ایف آئی اے کے ڈائریکٹر کی بھی آج تک تحقیقات ہو رہی ہیں اور چپڑاسی کی بھی تحقیقات ہو گئی ہیں تو یہ بس تحقیقات ہی ہوتی ہیں ان کا کبھی آج تک کوئی مجرم پکڑا نہیں جاتا لیکن یہ انہوں نے آپ کو بہت واضح پیغام دیا ہے کہ دیکھا سچ بولا تھا اور جان بچانے کے لئے ملک سے بھاگ بھی گیا تو کیا وہ بچ گیا اور تم بھی بچ پاؤ گے، یہ پیغام سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کس نے یہ پیغام دیا، کس کو دیا اور کیوں دیا؟ آج اس پیغام کا جواب اس ایوان سے جانا چاہئے کہ یہ تمہارا پیغام ہم سمجھ چکے ہیں لیکن آج ہم میں سے جو بھی ادھر بیٹھا ہے جو اس ملک سے محبت کرتا ہے جس کی

رگوں میں اپنے والدین کا اور حلال کا خون ہے وہ اس ظلم کو برداشت نہیں کرے گا اور اس پیغام کا منہ توڑ جواب دے گا۔ بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد

جناب سپیکر: جی، اب طارق مسیح گل اپنی بات کریں۔

جناب طارق مسیح گِل: شروع کرتا ہوں رب الفواج کے نام سے جو آسمان اور زمین کا خالق اور مالک ہے اور جس کے ہاتھ میں آسمان اور زمین کے سارے اختیارات کی کنجیاں ہیں، "بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی۔"

جناب سپیکر! آج اس مقدس ایوان میں اس موقع پر جس میں ایک بہت ہی خوبصورت ذہنیت کا مالک، دانش مند، جرات مند اور دیانتدار شخص جو کہ پاکستان اور پاکستان میں رہنے والے تمام لوگوں کی آواز تھا، جس شخص کے قلم سے سچ لکھا جاتا تھا، جس شخص کے قلم سے سچ کی آواز نکلتی تھی جس کا نام ارشد شریف تھا وہ آج ہمارے درمیان تو نہیں لیکن اس کی یادیں، اس کی باتیں، اس کے خیالات، اس کی انقلابی سوچ، دیانتداری اور دانش مندی یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہے۔ آج ارشد شریف اس جہان فانی سے کُوچ کر گئے انہوں نے شہادت کا نوالہ نوش فرمایا ہے وہ شہید ہوئے لیکن یہ کب تک چلے گا کہ ہر سچ بولنے والا شخص چاہے وہ پارلیمنٹ کا ممبر ہو، چاہے وہ عدلیہ کا جسٹس ہو، چاہے وہ پولیس کا ایک وفادار سپاہی ہو، چاہے وہ فوج میں پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے اپنی طاقت کا ایک ایک خون کا قطرہ بہانے والا ہو اس کو جب ایسی موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے تو انسان ہونے کے ناتے دل خون کے آنسو روتا ہے۔ مجھے آج اس کی ماں کی یاد آرہی ہے جس نے بیٹے کو اپنی کوک سے جنم دیا، بچپن سے پال پوس کر اس کو جوان کیا اور اس کو جرات اور ہمت دی اور فوج میں خدمات سرانجام دینے والا شخص جو کہ اس کا باپ تھا اس کی گود میں اس نے پرورش حاصل کی تو ارشد شریف کو سچائی کا یہ تحفہ ملا کہ اس کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ آج میں انتہائی دکھ کے ساتھ اس ایوان میں چونکہ آپ custodian of the House ہیں ہمارے سربراہ اور مائی باپ ہیں خدا نے، رب الفواج نے آپ کو بہت عزت سے نوازا ہے اور ہمارا کام ہے کہ اس طرح کی باتیں آپ کے سامنے رکھیں جیسا کہ ابھی ہمارے پیارے بھائی صمصام بخاری اور خلیل طاہر سندھو صاحب نے جو باتیں شہباز بھٹی کے بارے میں کی ہیں، شہباز بھٹی کی شہادت پر ارشد

شریف کا جانا، غمزدہ خاندان کے ساتھ بیٹھ کر آنسو بہانا، غمزدہ ماں کے پاس جا کر بیٹھنا، اس کے بھائیوں کے گلے لگنا ان کے ساتھ ایک ایک لفظ کی بات کرنا اور ان کو جرات دینی ان کو ہمت اور تسلی کا پیغام دینا تو یہ ہمارے لئے بہت باعث فخر باتیں ہیں۔ آج وہ شخص ہم سے رُوٹھ گیا ہے، ہم سے دُور چلا گیا ہے ہم تو چلے جائیں گے لیکن وہ اب کبھی واپس نہیں آئے گا۔ میں آج اس ایوان میں بیٹھی ہوئی اپنی بہنوں اور بھائیوں سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ہمیں بھی اپنی زندگی کے دن گننے چاہئیں کیونکہ ہمیں بھی ایک دن اس جہان کو چھوڑ کر جانا ہے۔ ہم سب مل کر اس ملک کی ترقی و خوشحالی اور امن و سلامتی کے لئے دعا بھی کریں اور کام بھی کریں۔ میں آج اس اجلاس میں قائد محترم میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف، حمزہ شہباز اور مریم نواز کی طرف سے اس غمزدہ خاندان کے لئے ایک ہمدردی کا message چھوڑتا ہوں۔ آج دیکھیں کہ وزیر اعظم میاں محمد شہباز شریف صاحب نے کینیا کی حکومت سے جو بات ہوئی ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ اس کے علاوہ ہماری بہن وزیر اطلاعات و نشریات محترمہ مریم اورنگزیب وہ آج اس غمزدہ خاندان سے ہمدردی کرنے ان کے گھر پہنچ گئی ہیں۔ میں آپ سے ہاتھ جوڑ کر بنتی کرتا ہوں کہ مجھے اور آپ کو اس ایوان میں بیٹھے ہر شخص کو آج سیکھنے کی ضرورت ہے کہ ہمیں بھی ایک دن موت نے گھیرنا ہے لیکن اس جہان فانی سے کوچ کرنے سے پہلے اپنی اپنی جگہ پر انسانیت کی خدمت میں آگے بڑھیں اور خداوند ہم سب کو بھی برکت دے اور ہمیں اس بات پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم انسانیت کی خدمت کے لئے کوشاں رہیں اور اس غمزدہ خاندان کو خداوند باری تعالیٰ تسلی، تشفی اور اطمینان دے کیونکہ وہ اپنے اس غم اور دکھ کو بھول تو نہیں سکتے لیکن خداوند باری تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ Thank you very much. God bless you

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب میاں محمد اکرم عثمان اپنی بات کریں۔

میاں محمد اکرم عثمان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ہمارا ملک دنیا میں صحافیوں کے لئے خطرناک ہونے کے لحاظ سے 145 یا 147 ویں نمبر پر آتا ہے۔ شہید ارشد شریف ایک ایسی شخصیت تھے میں سمجھتا تھا کہ اگر ملک میں کوئی غلط کام ہو رہا ہو اور مجھے اگر اپنی کوئی بات بھی اوپر تک پہنچانی ہے تو میں ان کو اپنی بات پہنچا سکتا ہوں اور وہ آگے میری بات کر سکتے ہیں

کیونکہ مجھے ان پر ایک یقین، اعتماد اور بھروسہ تھا کہ وہ سچ بولنے والے ایک نڈر صحافی ہیں۔ ابھی میرے بھائی حسنین بہادر دریشک نے ایک بات کی تو مجھے بھی اپنا ایک واقعہ یاد آگیا کہ جب شریفوں کا دور دورہ تھا تو میرا خاندان بھی یہی سوچ رہا تھا کہ اس ملک سے چلے جائیں لیکن ایک امید تھی کہ ہم نے فیصلہ کیا کہ عمران خان صاحب کو دیکھ لیں اور ان کو آزما لیں کیونکہ ان پر یقین ہے اور جب ان کی حکومت آئی تو ہمیں ایک یقین اور اطمینان ہوا کہ ہم اس ملک میں رہ سکتے ہیں اور یہ ملک اب رہنے کے قابل ہے۔ میرے والد صاحب دو مرتبہ ایم این اے رہ چکے ہیں جس طرح شریفوں نے ٹارگٹ کر کے ہمیں نقصان پہنچایا ہے اور جس طرح یہ ان کے خلاف باتیں کرنے والوں کو ٹارگٹ کرتے ہیں، چاہے وہ آگ لگانے کے واقعات ہوں جو کہ ریکارڈ پر ہے، چاہے وہ ٹانگیں توڑنے کے واقعات ہوں۔ یا اتنا ظلم ڈھائیں کہ کوئی ملک سے بھاگ جائے۔ کیا وجہ ہے کہ ارشد شریف جیسے نڈر آدمی کو ملک سے بھاگنا پڑا اور عمران ریاض خان جیسے صحافیوں پر مقدمے بنے؟ کیا وجہ ہے کہ آج اس ملک میں رہنے والے ہم لوگ اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھ رہے ہیں؟ 1995-97 کی بات ہے جب پولیس کے ذریعے extra judicial murder ہوا کرتے تھے تب پنجاب کا ہر شہری غیر محفوظ تھا۔ ہمیں باہر نکلنے سے ڈر لگتا تھا، اتنا خوف اور خطرہ تھا کہ اگر گھر سے باہر نکلے تو کہیں مار نہ دیا جائے، جب بھی ان کی حکومت آتی تھی تو یہ لوگ اپنی حد سے بھی تجاوز کر جاتے تھے۔ میں آج یہاں کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں ارشد شریف جیسے سچ بولنے والے بہت کم پیدا ہوتے ہیں۔ میں اس طرح کے سچ بولنے والے شخص کو اس طرح خراج تحسین پیش نہیں کر سکا جیسے کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر! وہ محرکات دیکھنے چاہئیں جن کی بنا پر ارشد شریف نے ملک چھوڑا اور یہ بھی سننے میں آرہا ہے کہ دوبئی سے بھی ان کو مجبور ہو کر جانا پڑا۔ لہٰذا جناب کی وساطت سے میرا مطالبہ ہے کہ ارشد شریف کے ملک چھوڑنے سے لے کر قتل تک کی جوڈیشل تحقیقات کرائی جائیں اور صحافیوں پر جو مقدمے ہو رہے ہیں انہیں فی الفور ختم کیا جائے اور ملک میں رہنے کے قابل بنایا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ نیلم حیات!

محترمہ نیلم حیات ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اللہ پاک ارشد شریف صاحب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، آمین۔ وہ ایک بہادر صحافی تھے، میرے بہت سارے بہن بھائیوں نے اس پر بہت زیادہ بولا لیکن یہ ان کی شان کے آگے کچھ بھی نہیں، وہ اپنے ملک کے لئے بہت بڑی قربانی دے کر اس دنیا سے گئے ہیں۔ اس ایوان کے ذریعے ایک سوال ہے کہ وہ شخص جو Investigative Journalism کا ماہر تھا انہوں نے آئرلینڈ سے master کیا ہوا تھا، انہیں کس investigation کی سزا ملی ہے؟ کونسی بات منہ سے نکالنے کی سزا ملی ہے؟ کیا انہیں ہماری کچھ سیاسی فیملیوں کے بارے میں سچ اگلنے کی سزا ملی؟ کیا message دیا گیا؟ کیا انہیں کچھ لوگوں کے بارے بولنے کی سزا ملی؟

جناب سپیکر! میں جناب کی توجہ چاہوں گی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بولیں۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! یہ message دیا گیا کہ مقصود چپڑاسی ہو، ڈاکٹر رضوان ہو، ارشد شریف صاحب ہوں یا کوئی بھی نڈر صحافی ہو منہ کھولو گے تو یہ ہے تمہارا انجام، پاکستان میں رہو، دوبئی میں جاؤ یا دنیا کے کسی کونے میں چلے جاؤ لیکن منہ کھولنے کی تمہیں یہ سزا ملے گی۔ میں یہ سوچتی ہوں کہ اگر ہمارے ملک میں ایک فوجی فیملی کے چشم و چراغ کی یہ عزت افزائی ہے تو ایک عام شخص اپنے ملک پاکستان میں کیسے survive کر سکتا ہے؟ میں اس ایوان کی وساطت سے اس ملک کے وزیر اعظم سے، اس امپورٹڈ حکومت کے وزیر اعظم سے پرزور مطالبہ کرتی ہوں کہ اس شہید پر الزامات لگانے اور نت نئی کہانیاں گھڑنے کی بجائے تفتیش کی جائے کہ وہ اپنا ملک چھوڑنے پر کیوں مجبور ہوئے اور ان کے جسد خاکی کو وطن عزیز پاکستان میں واپس لایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: صحیح۔ جی، محترمہ راشدہ خانم!

محترمہ راشدہ خانم: السلام علیکم! جناب سپیکر! میں اپنے بھاری دل کے ساتھ آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتی ہوں (اس مرحلہ پر محترمہ راشدہ خانم نے بات شروع کرنے کے ساتھ ہی رونا شروع کر دیا) ارشد شریف صرف اپنی ماں کا بیٹا نہیں تھا یہ ہم سب کا بیٹا تھا، ہم سب کا بھائی تھا، وہ شہید ہو گیا۔ اللہ کے فضل سے میں ساری رات جاگتی ہوں اور ساری رات عبادت کرتی ہوں، رات تین بجے تک ان کی

کوئی خبر نہیں تھی۔ میں تین بجے نماز تہجد کے لئے اٹھی اور ساڑھے پانچ بجے میں نے ان کی یہ خبر سنی۔ آخر یہ کب تک ہو گا؟ پولیس والے مجھے گھسیٹ کر لے گئے، میرا زیور چوری ہو گیا، کہاں چلا گیا؟ ہم ڈر کے مارے کسی عدالت میں نہیں جاتے کیونکہ ہمیں انصاف نہیں ملنا۔ ہمیں تو بعض دفعہ ایسا لگتا ہے کہ ہم مقبوضہ کشمیر میں بس رہے ہیں جہاں کوئی انصاف نہیں ہے، جہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ اس ماں سے پوچھو جس کا بیٹا شہید ہوا ہے، جس نے ایک ایک دن کر کے پالا، ایک ایک دن کر کے پڑھایا، اس کو لائق کیا، قابل کیا، میاں شہید کیا، بیٹا شہید ہوا پھر دوسرا بیٹا شہید ہوا۔ آخر یہ کب تک ہو گا؟ ہماری عدالتیں کہاں ہیں؟ ہمارے بڑے لوگ کہاں بیٹھے ہوئے ہیں؟ اللہ کے سوائے ہماری حفاظت کون کرے گا؟ یہاں ایوان میں ارشد شریف صاحب کے لئے بہت اچھے الفاظ استعمال کئے گئے لیکن میرے پاس ان کے لئے ایسے الفاظ نہیں ہیں سوائے دکھ کے علاوہ۔ آخر ہماری جانیں، ہماری عزتیں، ہماری زندگیاں، ہمارے بچوں کی زندگیاں کب تک اس طرح غیر محفوظ رہیں گی؟ جس طرح ارشد شریف کے ساتھ ہوا؟ سب سے پہلے یہ تحقیق ہونی چاہئے کہ وہ پاکستان چھوڑ کر کیوں گیا؟ کس وجہ سے چھوڑ کر گیا؟ ہمیں اس کا جواب چاہئے کہ وہ پاکستان چھوڑ کر کیوں گیا آخر کوئی تو وجہ تھی جس وجہ سے وہ پاکستان چھوڑ کر گیا اور کہاں پردیس میں جا کر اسے مارا اور ہم سب لوگ خاموش ہیں۔ ہم لوگ بے بس ہیں، نہتے ہیں، مقبوضہ کشمیر کے لوگوں کی طرح نہتے ہیں ہمیں کوئی انصاف نہیں مل سکتا، ہم یہاں آکر دکھ اور تکلیفیں بیان کر سکتے ہیں، صرف دکھ رو سکتے ہیں اور کچھ نہیں کر سکتے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ شمیم آفتاب!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! شکریہ، میں سب سے پہلے تو ارشد شریف کے لئے انتہائی دکھ کا اظہار کروں گی۔ آج صبح جب آنکھ کھلی تو سب سے پہلے جو خبر پوری قوم نے سنی اور اب تک ایسے لگ رہا ہے کہ پورے پاکستان میں سارا دن ایک سوگ ہے۔ جس طرح ایک محب وطن صحافی کو قتل کر دیا گیا۔ ہم کہاں جا کر اس کا حساب مانگیں؟ جیسے راشدہ بہن رو رہی تھیں یہ ہر ماں کا رونا ہے اور جیسے سعدیہ بہن نے کہا کہ آج ہم یہاں پر ایم پی اے نہیں بلکہ یہاں مائیں بن کر بیٹھی ہیں اور ہم آج سوچ رہی ہیں کہ بچوں کو گھر سے پہلا سبق سچ کا دیا جاتا ہے کہ بیٹا آپ نے جھوٹ کیوں بولا تو آج کیا ہم اپنے بچوں کو منافقت سکھائیں؟ کیا ہم سچ نہیں سکھا سکتے؟ اور یہاں سچ نہیں بول سکتے؟ تو یہ معاشرہ

کیسے بنے گا؟ کسی بھی معاشرے کی بنیاد سچ پر ہوتی ہے لیکن آج ایک سچے انسان کو اس طرح سے مار دیا گیا وہ اپنی زندگی کے لئے بھاگتا رہا وہ پہلے پشاور گیا وہاں سے دوبئی گیا۔ کون جواب دے گا کہ دوبئی سے اسے کیوں بھگایا گیا وہ کینیا کیوں گیا؟ کونسی طاقت تھی جو اس کے پیچھے چل رہی تھی اور اسے دھمکیاں مل رہی تھیں وہ بتا رہا تھا کہ literally اس کو دھمکیاں مل رہی ہیں وہ جب پشاور سے جا رہا تھا تب بھی اس نے بتایا تھا جب وہ دوبئی سے جا رہا تھا تب بھی وہ بتا رہا تھا کہ مجھے دھمکیاں مل رہی ہیں وہ کینیا میں گیا تو 18 گھنٹوں تک کینیا کی گورنمنٹ کیوں نہیں بولی؟ ہمارے وزیر خارجہ کو کیوں نہیں پتا چلا؟ یہ بہت سارے سوالات ہیں جو ہم یہاں پر پوچھ رہے ہیں۔ بطور ممبر اسمبلی میرا یہ سوال ہے کہ ہمیں کون جواب دے گا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا؟ کیا ہمارے بچے بھی محفوظ نہیں ہیں؟ جب میرا بیٹا باہر پڑھنے گیا اور پڑھائی مکمل کر کے واپس آ رہا تھا تو مجھے فخر تھا کہ میرے بیٹے نے کہا کہ ماما میں نے یہاں نہیں رہنا بلکہ مجھے پاکستان میں آنا ہے مجھے پاکستان میں settle ہونا ہے لیکن آج میں صبح سے سوچ رہی ہوں کہ میرا بیٹا محفوظ نہیں ہے۔ اگر ارشد شریف جیسے لوگ محفوظ نہیں ہیں تو ہماری اولادیں کیسے محفوظ ہیں جو آدھی رات کو بھی گاڑی پر سفر کر کے آ رہے ہوتے ہیں تو کیا پتا ہے کہ کونسے پولیس مقابلے میں مار دیئے جائیں اللہ نہ کرے لیکن آج ہر ماں یہ سوچنے پر مجبور ہے۔ تو میں وفاقی حکومت سے یہی التجا کروں گی کہ ہمیں اس کا حساب چاہئے۔ جس وقت عمران ریاض، شہباز گل اور اعظم سواتی کے ساتھ ایسا ہوا تو ہمیں اس کا نوٹس لینا چاہئے تھا۔ انہیں گھروں سے اُٹھا کر لے گئے اور انہیں ننگا کیا گیا اگر ہم نے اس کا حساب باہر نکل کر مانگا ہوتا تو آج ارشد شریف صاحب کے ساتھ ایسا نہ ہوتا۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہماری پوری قوم اس کی ذمہ دار ہے کیونکہ ہم سوال نہیں اُٹھاتے۔ ہم یہی سمجھتے ہیں کہ یہ دوسرے کا بچہ ہے جبکہ ہمیں یہ احساس ہونا چاہئے کہ آج دوسرے کا بچہ گیا ہے تو کل ہمارے بچے کے ساتھ بھی ایسا حادثہ پیش آ سکتا ہے۔ ہمیں اور ہماری حکومتوں کو اس بارے میں سوچنا ہوگا۔ اگر ہم یہاں اسمبلی میں بیٹھ کر بھی بے بس ہیں تو پھر ہمیں یہ اسمبلیاں چھوڑ دینی چاہئیں۔ جب ہم اپنے بچوں کی حفاظت نہیں کر سکتے تو پھر ہمیں ان اسمبلیوں میں بیٹھنے کا کیا فائدہ ہے؟ باتیں بہت ہو گئی ہیں اور میں آخر میں ایک شعر کہنا چاہوں گی:

کتاب سادہ رہے گی کب تک؟
کبھی تو آغاز باب ہوگا

جنھوں نے بستی اُجاڑ ڈالی
کبھی تو اُن کا حساب ہو گا

جناب سپیکر: بالکل صحیح۔ اب محترمہ طلعت فاطمہ نقوی بات کریں گی۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: اناللہ وانا الیہ راجعون O جناب سپیکر! آج ہم سب دُکھی ہیں۔ یہ بھائی ایک صحافی تھا اور میں بھی ایک صحافی ہوں۔ میری عمر ارشد شریف سے بہت زیادہ ہے لیکن وہ ایک نوجوان اور dynamic صحافی تھا۔ اس نے بہت محنت کے ساتھ Investigative Reporting میں اپنا ایک نام بنایا تھا۔

It's not an easy thing to become an Investigative Reporter. It takes a lot of work to become specialist in that. I hope you will allow me to speak in English.

جناب سپیکر: جی، آپ انگلش میں بات کرلیں۔

MS TALATH FATEMEH NAQVI: Mr. Speaker! Mr. Arshad was a proud and a patriotic Pakistani very proud, very patriotic. He had very good stories on issues that were social, that were concerning Pakistan at every level, be at international on our borders or for anything that was related to Pakistan's interest. Arshad Sharif stories were impeccable. They were impeccably investigated. Why are we so angry? Why are we so upset? Why is everyone so hurt and why has it touched us so deeply? His death has become a tragedy in our country. I was in Burki early this morning. It's a rural area of Lahore. People were talking about him and they were sad.

وہاں پر بہت اُداسی تھی اور لوگ بہت اُداس تھے۔ وہاں پر اُداسی کیوں تھی؟ پچھلے بہت سالوں سے یہ لڑکا ہمارے گھر میں تقریباً روزانہ آتا تھا۔ یہ ہمارے خاندان کا ایک حصہ بن گیا تھا۔

When a journalist comes into our homes every night, every evening, talks to us, becomes part of our lives, part of our homes and part of our family. We are hurting because of this. This is a very crucial issue, when people of this celebrity come into your homes, they become part of you. I have heard everybody speaking today and everybody has spoken exceedingly well, very beautifully. I don't want to repeat it but I will ask the same questions. Why was he dismissed from his work? Why was he dismissed so blatantly and so disgustingly from his work? Why was he in self-exile and ask why was he murdered? There have been lots of murders in the past few months. They are of prominent people and we kept silent. They have all been involved in investigations and they have been killed vey silently, very strategically. We need to know who are those people with blood on their hands, and there is blood on many of our hands. There is blood on the hands of those who are suppressing the voice of the people of Pakistan. There is blood on every hand that stays silent or ignores this horrible tragedy. Thank you Speaker Sahib.

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ اب چودھری شبیر گجر بات کریں گے۔ جی، چودھری صاحب!

جناب شبیر احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O جناب سپیکر! آج میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ ارشد شریف ایک ایسا نڈر صحافی تھا جو کہ حق اور سچ کی آواز بلند کرتا تھا۔ اس کی آواز کو دبانے کے لئے اسے کس نے قتل کیا ہے، کیوں قتل کیا اور اسے ملک چھوڑنے پر کس نے مجبور کیا تھا؟ یہ ایک سوالیہ نشان ہے اور اس کا ہمیں جواب چاہئے کہ ہمارے ملک میں حق اور سچ کی آواز بلند کرنے والے

کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا گیا ہے؟ کیا حق اور سچ بولنے کی اتنی بڑی سزا ہے؟ ہم اپنے بچوں کو حق بات کرنے اور سچ بولنے کی تربیت دیتے ہیں۔ کیا آج کے بعد ہم اپنے بچوں کو یہ کہیں کہ جھوٹ بولیں؟ یہ ہمارے لئے سوچنے کی بات ہے اور ایک لمحہ فکریہ ہے۔ ایک جرات والے اور نڈر صحافی کے ساتھ یہ زیادتی کی گئی ہے۔ اس کو پہلے بیرون ملک جانے پر مجبور کیا گیا اور اب اس کو شہید کر دیا گیا ہے۔ ہمیں اس کا جواب چاہئے کہ ایسا کیوں ہوا ہے؟

جناب سپیکر: اب سردار محسن خان لغاری صاحب بات کریں گے۔ جی، سردار صاحب!

وزیر خزانہ (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! کل سے میرے ذہن میں فیض احمد فیض کی نظم "نثار میں گلیوں پہ اے وطن" گھوم رہی ہے۔ میں آپ کی اجازت سے اسے ایک مرتبہ refresh کرنے کے لئے اپنے دوستوں کے ساتھ share کروں گا:

نثار میں تیری گلیوں پہ اَے وطن کہ جہاں
چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اُٹھا کے چلے
جو کوئی چاہنے والا طواف کو نکلے
نظر چُرا کے چلے جسم و جان بچا کے چلے
ہے اہلِ دل کے لئے اب یہ نظم بسط و کُشاد
کہ سنگ و خشت مقید ہیں اور سگ آزاد
بہت ہے ظلم کے دست بہانہ جُو کے لئے
جو چند اہلِ جنون تیرے نام لیوا ہیں
بنے ہیں اہلِ ہوَس مدعی بھی منصف بھی
کسے وکیل کریں کس سے منصفی چاہیں
یونہی ہمیشہ اُلجھتی رہی ہے ظلم سے خلق
نہ ان کی رسم نئی ہے نہ اپنی ریت نئی
یونہی ہمیشہ کِھلائے ہیں ہم نے آگ میں پُھول
نہ ان کی ہار نئی ہے نہ اپنی جیت نئی

گر آج اوج پہ ہے طالع رقیب تو کیا ؟
یہ چار دن کی خُدائی تو کوئی بات نہیں
جو تجھ سے عہدِ وفا استوار رکھتے ہیں
علاج گردشِ لیل و نہار رکھتے ہیں

جناب سپیکر! فیض احمد فیض نے یہ بات پچاس یا ساٹھ کی دہائی میں کی تھی۔ Sir, how true is this today. آج جو بھی حق اور سچ کی بات کرنے کے لئے زبان کھولتا ہے تو اس کے لئے زندگی مشکل ہوتی جا رہی ہے۔ کیا ہم سب collectively یہ دیکھتے رہیں گے کہ کیسے حق اور سچ کی بات کرنے والے لوگوں کے لئے زندگی مشکل ہوتی جا رہی ہے؟ ارشد شریف کے لئے زندگی صرف مشکل نہیں ہوئی بلکہ اس سے تو زندگی چھین لی گئی ہے۔ مجھے اس وقت ایک بڑی famous saying یاد آ رہی ہے کہ:

First they came for the Socialists and I didn't speak up because I was not a Socialist then they came up for the Trade Unionists, and I did not speak up because I was not a Trade Unionist. Then they came for someone else and then they came for someone else. Then they came for me and there was no one to speak up for me.

جناب سپیکر! ہم لوگوں کو یہ آواز اُٹھانی ہے۔ ارشد شریف کی موت کا سانحہ ہمارے ضمیروں کو جگانے کے لئے کافی ہونا چاہئے۔ ایک آدمی جو ہمیشہ حق اور سچ کی بات کرتا تھا۔ جب ہماری حکومت تھی تو اس کے خلاف بھی وہ بولا کرتا تھا وہ ہمارے سے پہلے والی حکومت کی کوتاہیوں کو بھی سامنے لایا کرتا تھا۔ وہ آئینہ دکھانے والا آدمی تھا جو لوگ آئینہ دکھاتے ہیں یہ ہمارے دشمن نہیں ہوتے یہ اصل میں ہمارے دوست ہوتے ہیں۔ وہ ہماری آنکھیں کھول رہے ہوتے ہیں کہ آنکھیں کھولو، آگے گڑھا ہے اُس میں گرنے لگے ہو۔ جو لوگ خوشامد کرتے ہیں کہ شاباش شاباش اور آگے چلو تاکہ زیادہ زور سے گڑھے میں گرو، وہ خوشامدی لوگ مخلص نہیں ہوتے۔ آپ کی کمی و کوتاہی اور آپ کی غلطی آپ کو دکھانے والا آپ کا مخلص ہوتا ہے۔ ہم نے collectively ایک

ایسی آواز کو کھو دیا ہے جو ہمیں بحیثیت قوم، حکومتوں کی اور اداروں کی کمی و کوتاہی کو سامنے لا کر رکھتا تھا کہ بھائی صاحب! دیکھو، یہ کر رہے ہو اس کے نتیجے اچھے نہیں ہوں گے۔ وہ جو ہمیں warn کیا کرتا تھا آج اُسی کی آواز ہمیشہ کے لئے چُپ ہو گئی ہے۔ ہم سب کے لئے یہ ایک سوچنے کا وقت ہے، ہم اپنی اصلاح کریں اس واقعے میں جو بھی involved ہیں، جو لوگ بھی اس واقعے کے اندر facilitators ہیں، جن لوگوں نے یہاں پر اُن کی زندگی مشکل کر دی وہ یہاں سے بھاگ کر دُبئی چلا گیا۔ دبئی میں جب اُس کے لئے مشکل شروع ہوئی تو وہاں سے کینیا چلا گیا اور کینیا جاتے ہی اُس کے ساتھ یہ حادثہ ہو گیا۔ ہمیں آج reflect کرنے کی ضرورت ہے جو لوگ بھی بڑے عہدوں پر بیٹھے ہیں جن کے پاس اختیارات ہیں وہ آج یہ سوچیں کہ کب تک زبانوں کو بند کیا جائے گا؟ کب تک حق اور سچ کہنے والے آدمی کے لئے مشکل رہے گی؟ حق اور سچ کہنے والے آدمی کو تو encourage کرنا چاہئے کہ حق اور سچ زیادہ سے زیادہ سامنے آئے تاکہ ہم اپنی کمیوں و کوتاہیوں کو address کریں۔ کسی کو چُپ کرا دینے سے ہماری کمی و کوتاہی ختم نہیں ہو جاتی اُس سے اور بھی زیادہ بڑھ کر سامنے آتی ہے تو آج ہم collectively یہ سوچیں۔ آج تو مجھے اور بھی ایک خوشی ہوئی ہے کہ آج ہمارے ایوان کے اندر بہت دنوں بعد mature باتیں ہوئی ہیں۔ ہم یہاں پر شور شرابے اور ہلے گلے میں زیادہ وقت گزار لیتے ہیں لیکن اس ایوان کے اندر mature بات آج ہوئی ہے۔ شروع میں تھوڑا سا کچھ ہوا لیکن اُس کو آپ نے بہت اچھی طرح handle کیا اور کئی چیزیں ہوتی ہیں جنہیں ignore کر دینا ہی اچھا ہوتا ہے تو آپ نے اُس بات کو ignore کیا اور اُس بات کو بڑھنے نہیں دیا اُس کے لئے بھی میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ اس ایوان سے میری صرف یہ گزارش ہو گی کہ یہاں سے ارشد شریف کی خدمات پر appreciation based resolution جانا چاہئے اور حکومت پاکستان نے اُس کی خدمات پر Pride of Performance بھی دیا تھا۔ ہمارا یہ ایوان آج اُس کو appreciate کرے اور اُس کے لئے appreciation کا Resolution pass کر کے اُس کی فیملی کو پہنچائیں۔ میں نے جب ارشد شریف کے بارے میں پڑھنا شروع کیا تو اُن کی والدہ کے جذبات جب میرے سامنے آئے اور جیسے پہلے یہاں بھی کہا گیا ہے کہ پتا لگا کہ وہ کس ماں کا بیٹا تھا اس لئے تو اُس میں اتنا حوصلہ تھا۔ اُن کی والدہ صاحبہ کو بھی ہمیں appreciate کرنا چاہئے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب محمد محسن لغاری صاحب کی بات کے ساتھ میرا بڑا اتفاق ہے کہ آج بہت عرصے کے بعد اس ہاؤس نے prove کیا ہے کہ آپ لوگ ماشاء اللہ mature لوگ ہیں اور جہاں sensitive issues آتے ہیں تو اُن issues کی sensitivity کو دیکھتے ہوئے آپ اُسی طرح اُن کو handle کرتے ہیں۔ ارشد شریف مرحوم نہایت اچھے اور نیک انسان تھے اور یہ بات ساری دنیا کہہ رہی ہے اور میرے گاؤں پِپلاں کے قریب ہی 2 / ML میں اُن کے تایا اور اُن کی سگی پھوپھو اور اُن کے بچے رہتے ہیں۔ اُن کے لئے میرے پاس تو یہی الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے، اس دنیا سے چلے جانے والوں کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور اُن کے درجات بلند کرے۔ اب میں نے اس ہاؤس کے سامنے ایک بڑا مسئلہ رکھنا ہے کہ جناب عنصر مجید خان نیازی، محترمہ اُم البنین علی، محترمہ فردوس رانا، محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ شاہوانہ بشیر بھی بات کرنا چاہتی ہیں۔ آج اس ہاؤس میں جتنی باتیں ہو چکی ہیں میں نے آپ کے نام تو پڑھ دیئے ہیں لیکن پھر بھی اگر آپ بضد ہیں تو میں duty bound ہوں میں آپ کی بات ضرور سُنوں گا لیکن یہ دیکھ لیں کہ ٹائم کافی ہو گیا ہے۔ جناب عنصر مجید خان نیازی صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ واقعی بہت زیادہ ٹائم ہو گیا ہے لیکن اگر میں ارشد شریف شہید کے بارے میں دو الفاظ نہ بولوں تو شاید میں اپنے آپ کو گنہگار تصور کروں گا۔

جناب سپیکر! میرے سب دوستوں نے بہت زبردست باتیں کیں ان کے سامنے میری تو کوئی اوقات نہیں۔ جب اس واقعہ کا صبح پتا چلا تو یقین جانیئے کہ منہ سے الفاظ نکلے کہ ہائے، ہمارے ہاتھوں سے یہ قتل ہو گیا۔ سچی بات ہے کہ یہ ہمارے ہاتھوں سے ہی قتل ہوا ہے۔ ہم اس قتل کے سارے کے سارے مجرم ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ پچھلے کچھ عرصے سے ہمارے ملک کے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور ہمارے وزیر اعظم جناب عمران خان صاحب اس کا بار بار اظہار بھی کر رہے ہیں اور انہوں نے اپنے بارے میں بھی بتایا کہ میرے اوپر قاتلانہ حملے کی کوشش اور مجھے قتل کرنے کی ایک سازش کی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے ملک کے لئے جو بھی شخص حق اور سچ کی بات کر رہا ہے اُس کو کس طریقے سے دبایا جا رہا ہے اور اُس کو یہ

بھی پتا ہے کہ اس ملک سے ہمیں کوئی خیر کی توقع بھی نہیں ہے۔ اُس کو پتا ہے کہ ہمیں کوئی ادارہ protect بھی نہیں کر سکتا اور یہ بات ہمارے لئے باعثِ شرم ہے کہ جو لوگ حق و سچ کی بات کر کے ہمیں آئینہ دکھاتے ہیں وہ اس ملک سے آہستہ آہستہ باہر جا رہے ہیں۔ آج ارشد شریف شہید ہوئے ہمارے اور بھی صحافی اس ملک سے باہر ہیں جیسے صابر شاکر باہر ہیں۔ جو ہمارے صحافی بھائی ملک کے اندر ہیں اُن کے ساتھ کیا حشر ہو رہا ہے؟ یہ واقعی سب کے لئے ایک بہت بڑا message ہے۔ بحیثیت پاکستانی اور بحیثیت سیاستدان میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ آج صبح میں یہ کہہ کر گھر سے نکلا کہ ہائے، ہمارے ہاتھوں سے آج قتل ہو گیا تو گھر جا کر ہم کیا جواب دیں گے کیا ہم اپنے بچوں کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم اپنے ملک کا دفاع کریں گے، کیا ہم اپنے بچوں کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم اس طرح کا ظلم دوبارہ نہیں ہونے دیں گے؟ خدارا! ہمیں سب کو مل کر اپنے ملک کو بچانا ہو گا کیونکہ یہ اس دھرتی کا سوال ہے۔ آج وہ شہید ہو گیا جو کہتا تھا، "وہ کون تھا؟" اب یہ الفاظ کون بولے گا کہ "وہ کون تھا جو مجھے شہید کر گیا؟"

جناب سپیکر! ہمارے پاس سوالوں کے جواب نہیں ہیں لیکن آج اس ایوان کی دیواروں سے خوف بھی آ رہا ہے اور آوازیں بھی آ رہی ہیں کہ خدارا، اس ایوان کو نہ بند کریں اس کو چلتے رہنے دیں اور ارشد شریف کی آواز اس ایوان کے اندر گونجتی رہے۔ آپ نے جب یہ بات کی کہ اب ہمیں آج کی کارروائی کو ختم کرنا چاہئے تو یقین جانیئے کہ دل کر رہا ہے کہ اس ایوان کی کارروائی کو چلتے ہی رہنا چاہئے اور ہمیں ارشد شریف کی اچھائیاں بھی بیان کرنی چاہییں، اُس کی موت پر افسوس بھی کرنا چاہئے میں نے اپنی سیاسی تاریخ میں اتنا افسردہ اور تکلیف دہ دن نہیں دیکھا اور اللہ نہ کرے کہ میں ایسا دن آئندہ کبھی دیکھوں۔ اس ایوان میں میرے جتنے بھی معزز بھائی موجود ہیں میں ان کی طرف سے بھی ارشد شریف کے گھر والوں سے تعزیت کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہماری وفاقی حکومت کیا کر رہی ہے؟ ہمارے دور میں تو کوئی بھی اتنا unprotected نہیں تھا۔ ہمارے دور میں تو سارے کے سارے صحافی پاکستان میں موجود تھے تو یہ جو مگرمچھ کے آنسو دیکھ رہے ہیں ان کو یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ بہت بڑا سوالیہ نشان ہے لہٰذا اس چیز کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ ہم تو ایک investigation ٹیم بھی نہیں بنا سکتے جو پاکستان کے لیول پر جا کر investigation کرے۔ اس کے لئے لغاری صاحب نے یہاں پر بہت اچھی بات کی ہے اور اس

پر قرارداد لانے کی بھی بات کی گئی ہے۔ اس کو ضرور منظور ہونا چاہئے۔ ہم تو صرف دعا کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمت دے اور ہمیں حوصلہ دے کیونکہ ہمارے سامنے تو عمران خان کی شکل میں ایک آخری کرن ہے۔ اللہ نہ کرے انہیں کچھ ہو گیا تو یہ امیدیں چلی جائیں گی۔ آپ یقین رکھیں کہ ہم اس ملک میں بھی رہنے کے قابل نہیں رہیں گے۔ ہمیں نہ یہ دھرتی معاف کرے گی اور نہ ہی آنے والی نسلیں معاف کریں گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: اللہ تعالیٰ عمران خان صاحب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ محترمہ ام البنین علی!

محترمہ ام البنین علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج مجھے ناصر کاظمی صاحب کا ایک شعر یاد آرہا ہے:

دل تو میرا اداس ہے ناصر
شہر کیوں سائیں سائیں کرتا ہے

جناب سپیکر! آج صبح ایک shocking news ملی۔ میرے خیال میں it was so shocking for the whole of the nation. صرف ہماری nation کے لئے ہی نہیں بلکہ جہاں جہاں پاکستانی ہیں ان کے لئے یہ ایک shocking news ہے۔ we are in a state of shock. یہ کیا ہو گیا لیکن بات تو ساری یہ ہے کہ جب ساری طرف صحافت کے ساتھ یہ ہو رہا تھا تو ہم چپ کیوں تھے؟ خواہ وہ شہباز گل ہو، ایاز امیر ہو اور عمران ریاض ہو اس وقت ہم نے بہت زیادہ protest کیوں نہیں کیا۔ یہ نوبت کیوں آنے دی اور وہ یہاں سے کیوں گئے؟ ارشد شریف صاحب ملک سے باہر کیوں گئے؟ وہ اپنی زندگی کو بچانے کے لئے دوڑتے ہی رہے۔ ہم ان کے لئے کچھ نہیں کر سکے۔ یہ ہمارے ملک میں کیا ہو رہا ہے اور یہ کب تک ہوتا رہے گا؟ آپ ماضی میں دیکھیں تو بے نظیر صاحبہ کی assassination ہوئی اسی طرح اب یہ ارشد شریف صاحب کی assassination ہوئی ہے۔ اس وقت 22 کروڑ عوام کے گھروں میں سوگ ہے۔ یہ صرف چند لوگوں کی لیڈر رہیں اس لئے ان کے لئے نہیں ہے۔ 22 کروڑ عوام کے گھروں میں اس وقت ارشد شریف کا سوگ ہے۔ یہ لمحہ فکریہ ہے ہمیں اس چیز پر غور کرنا ہو گا۔ ارشد شریف صاحب وہ صحافی تھے کہ جب پاور پلے لگتا تھا تو ہم سب انتظار کرتے تھے کہ ہم کب اس کو دیکھیں گے۔ ان کی صحافت وہ صحافت تھی جس میں کوئی چیخیں اور دھاڑیں نہیں تھیں، جس میں کوئی بد تمیزی نہیں

تھی اور جس میں کبھی کوئی بد زبانی نہیں کی گئی وہ ایک نہایت نفیس انسان تھے۔ ان کے ساتھ ایسا سلوک ہونے پر میں اس کی سخت مذمت کرتی ہوں۔ ارشد شریف اور عمران ریاض جیسے صحافیوں نے PTI کو زندہ رکھا ہے۔ یہ PTI کے حقائق سامنے لے کر آئے۔ باقی سارے ہمیں گندا کرتے رہے۔ میں ان کے قتل پر بھرپور مذمت کرتی ہوں اور میں اس ہاؤس سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ ان کے قتل کی investigation کے لئے ایک قرارداد لائی جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ! اب محترمہ خدیجہ عمر بات کریں گی۔ جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ آج پوری قوم دکھ اور غم میں ڈوبی ہوئی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ آج وہ پاکستان جو ہم نے اتنی قربانیوں سے حاصل کیا تھا کہ ہم آزاد ہوں اور آزاد فضا میں سانس لے سکیں یہ ملک ہم نے اس لئے حاصل کیا تھا۔ اس کا اصل مقصد تو یہ تھا کہ ہم اپنی مرضی سے زندگی بسر کر سکیں اور ہم حق اور سچ کی آواز بلند کر سکیں۔ آج 75 سال گزرنے کے بعد ہم اس ایوان میں بیٹھ کر جو بات کر رہے ہیں وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ ہم آج کس حال میں پہنچ چکے ہیں۔ قومیں ترقی کرتی ہیں آگے بڑھتی ہیں لیکن ہم دن بدن پیچھے جا رہے ہیں۔ ہمارے ضمیر کو دیکھ لیں اور اخلاقی طور پر دیکھ لیں کس طرح سے ہم پستی کی طرف جا رہے ہیں۔ ہم سب اس کے ذمہ دار ہیں۔ آج حق اور سچ کی بات کرنے والا ایک عظیم صحافی ہم سے بچھڑ گیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ جو کچھ بھی ہوا ہم سب کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے۔ اس ایوان میں میرے جتنے بھی بہن بھائیوں نے اپنے اپنے انداز میں ذکر کیا میں اس کو repeat نہیں کروں گی لیکن ہم ان کی والدہ کے ساتھ تعزیت بھی کر رہے ہیں اور ہم بیٹھ کر دکھ اور غم کا اظہار بھی کر رہے ہیں۔ ہم resolutions بھی لاتے ہیں لیکن ایک سوال یہ ہے کہ آج تک اس چیز کا کوئی حل کیوں نہیں نکالا گیا؟ میں سمجھتی ہوں کہ یہ تمام چیزیں بے کار ہیں اگر اس کا کوئی حل نہیں ہے۔ اگر ہم آئیں گے اور صرف ایوان میں بیٹھیں گے بات کریں گے اور اس کا کوئی حل نہیں نکلے گا تو ہم صرف سیاست کر کے اپنے اپنے گھروں میں چلے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ایک دن گزرتا ہے اور پھر دوسرا دن گزرتا ہے اور وہ بات صرف رات گئی اور بات گئی والی ہو جاتی ہے۔ آج ہمیں اس ایوان میں سب ممبرز کو چاہے وہ کسی بھی جماعت سے

ہوں کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں ہمیں مل کر یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہمیں مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا ہے۔ ہم نے اس بات کو دفن نہیں ہونے دینا۔ اس بات کو اگر آج ہم نے دفن ہونے دیا تو یقین مانئے کہ اس وقت ہمارے اخلاق اور ضمیر کا پاکستان میں جو حال ہو چکا ہوا ہے جو مایوسی چھائی ہوئی ہے کہ اس ملک میں ہو کیا رہا ہے۔ خدارا ہم نے یہ ملک کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بنیاد پر لیا تھا۔ میرا یہ پختہ ایمان ہے کہ آپ ﷺ نے اشارہ کیا تھا کہ مجھے ادھر سے ہی ٹھنڈی ہوا آتی ہے یہی وہ جگہ ہے جہاں سے دوبارہ دین اور اسلام نے اٹھنا ہے۔ اس کے لئے ہم سب کو مل کر ایک عہد کرنا ہو گا کہ ہم نے وہ ایمان وہ طاقت اور وہ جذبہ لے کر آنا ہے کہ نبی پاک ﷺ نے جس خطے کی طرف اشارہ کیا تھا یہ ہم تب کر پائیں گے جب ہم حق، سچ اور ایمان کے ساتھ کھڑے ہو جائیں گے اور کسی بھی چیز سے نہ گھبرائیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ فردوس رعنا بات کرنا چاہیں گی اور اس کے بعد شعوانہ بشیر صاحبہ بات کریں گی۔ جی محترمہ فردوس!

محترمہ فردوس رعنا: جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اِنا للہ واِنا اِلیہ راجعون۔ آج کا دن انتہائی دکھ کا دن ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے تمام parliamentarians نے بہت اچھی باتیں کی ہیں اور ان تمام حقائق کو سامنے رکھا جن کی وجہ سے وہ شہید ہوئے۔ اس ماں کا جذبہ قابل تحسین ہے۔ جس طریقے سے انہوں نے اس کی پرورش کی اس کو اس مقام پر لائیں ہم سب بہنیں اور ہماری تمام parliamentarians ان کو خراج تحسین پیش کرتی ہیں۔ ہم اسلامی جمہوریہ پاکستان کی MPAs ہیں۔ میرا ایک سوال ہے کہ کب تک ہم حق اور سچ کی باتوں کو چھپاتے رہیں گے؟ ہم کب قران پاک پر عمل کریں گے؟ جس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ یہاں تو ہمارے صحافی بھائی نے باتیں کیں وہ ہمارے بیٹوں کی طرح تھا۔ وہ روز ہمارے گھروں میں آتا تھا اور حقائق کے بارے میں بتاتا تھا۔ اب تو یہ حال ہے اگر آپ کسی کی کرپشن کو بھی ظاہر کریں اور as a parliamentarian اس پر بات بھی کریں تو ہمیں بھی حراساں کیا جاتا ہے۔ اس وقت جو حالات جارہے ہیں ان پر ہمیں کڑی نظر رکھنی چاہئے اور میں امید کرتی ہوں کہ اس ایوان میں جو آج باتیں کی گئی ہیں ان پر عمل بھی ہو گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہم سب مل کر ان کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھتے

ہوئے اس پر بھرپور عمل بھی کریں گے۔ اِنا للہ واِنا اِلیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھر والوں کو صبر دے اور ہم سب کو اللہ تعالیٰ صبر دے۔ شکریہ

جناب سپیکر: آمین۔ جی، محترمہ شعوانہ بشیر!

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج پوری قوم ارشد شریف صاحب کی شہادت پر سوگوار ہے۔ اور ہم سب نے آج مل کر اپنا اپنا دکھ بیان کیا ہے۔ آج یوں لگتا ہے کہ جیسے پورے ملک میں ایک صف ماتم بچھی ہوئی ہے اور ہر گھر ان کی شہادت پر افسردہ ہے پریشان ہے اور دکھی ہے۔ وہ صرف اسی وجہ سے ہے وہ حق کے راستے پر چلنے والا مسافر تھا۔ جس نے حق اور سچ کی بات ڈٹ کر کی بہادری سے کی، دلیری سے کی، شجاعت سے کی اور وہ پوری قوم کے سامنے اچھائی اور برائی کو اس طریقے سے واضح کرتا تھا کہ پوری قوم اس کا ایک ایک لفظ سننے کے لئے بیتاب ہوتی تھی۔ پوری قوم اس کے الفاظ اور اس کے بتائے ہوئے حقائق کو بڑے غور سے سنتی تھی۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس نے اپنی زندگی کا حق ادا کیا جیسے اللہ تعالیٰ نے سورہ العصر میں فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے انسان کو warning دی کہ:

> "عصر کی قسم۔ کہ انسان نقصان میں ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔"

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ ارشد شریف نے قرآن پاک پر عمل کرتے ہوئے اللہ کے اس پیغام کو گلے سے لگایا اور اس نے اپنا نام ہمیشہ کے لئے امر کر دیا۔ ہمیں جو سبق قائد اعظم محمد علی جناح نے دیا تھا کہ اس قوم کو ہم نے اتحاد، تنظیم اور یقین محکم کو ساتھ لے کر آگے بڑھنا ہے۔ آج ہمیں اس چیز کی بہت ضرورت ہے۔ یہاں میرے بہت سے ساتھیوں نے کہا کہ وہ کون سی طاقت ہے یا ہم سوال کرتے ہیں تو اب یہ سوال نہیں رہا۔ یہ بات سب پر واضح ہو چکی ہے۔ یہ حقائق سب کے سامنے آ چکے ہیں۔ ہمارے لیڈر نے جو حق اور سچ کا علمبردار ہے اس نے پوری قوم میں یہ شعور پیدا کر دیا ہے کہ وہ کون لوگ ہیں، وہ کون سی طاقتیں ہیں، وہ کون سے مافیاز ہیں، وہ کون سے کرپٹ لوگ ہیں جو اس حق اور سچ کی آواز کو دبا رہے ہیں۔ ہم میں سے ایک ایک فرد بلکہ میں سمجھتی ہوں کہ ایک ایک بچہ یہ جان چکا ہے کہ وہ کون سی طاقتیں ہیں جو بیرونی ایجنڈے کو

یہاں پر لا کر پاکستان کو destabilize کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ یہ کرپٹ حکومت جو اس وقت قابض ہے وہ اس ایجنڈے کا ساتھ دے رہی ہے۔ یہ حق اور سچ پر چلنے والے ہر اس انسان کے آگے رکاوٹ بن رہی ہے اور اس کو موت کے منہ میں دھکیل رہی ہے۔ آج ہم سب کو بجائے یہ سوال کرنے کے جرات کے ساتھ، قوت ارادی کے ساتھ اور اتحاد کے ساتھ ان طاقتوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ وہ کون لوگ ہیں۔ اگر آج ہم نے مقابلہ نہ کیا تو آنے والی نسلیں ہمیں مورد الزام ٹھہرائیں گی۔ ہم اپنے بچوں کو کیسا پاکستان دیں گے ؟ کیا ہم پھر اسی zero پر آ جائیں گے اور ہم 1947 والے پاکستان پر آ جائیں گے ؟ جہاں پہلے بھی انگریز حکومت کرتے تھے اور ان کے ساتھ ہندو تھے۔ کیا ہم پھر غلام بن جائیں گے ؟ آج بیرونی طاقتیں ہمیں پھر اسی نہج پر لا رہی ہیں کہ ہم غلام بننے کی طرف جا رہے ہیں۔ ہم نے غلام نہیں بننا بلکہ ہم نے شیر اور بہادروں والی زندگی گزارنی ہے۔ اگر ہمارا لیڈر عمران خان کسی چیز سے نہیں ڈرتا تو پھر ہم اس کے followers ہیں، ہم اس کے ساتھی ہیں تو ہم اس کے راستے پر چلنے کے لئے حق اور سچ کو گلے لگائیں گے اور موت کو بھی گلے لگانا پڑا تو انشاء اللہ تعالیٰ موت سے بھی نہیں ڈریں گے۔ پاکستان زندہ باد۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، آج سارے ہاؤس نے بڑے خوبصورت انداز میں ارشد شریف(مرحوم) کو خراج تحسین پیش کیا۔

The House is adjourned to meet on Wednesday 26th October 2022 at 12:30 PM.